

(القران)

النَّبِيِّ اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجَهُ اُمَّهَاتُهُمْ

مختصر سيرت

عائشه صديقه

رضى الله عنها



مولانا احمد على مرداني

تاليف

Ketabton.com

مختصر سیرت أم المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تالیف

مولانا احمد علی مردانی

فاختی جامعہ (العلوم الاسلامیہ) علامہ محمد یونس بنوری ناٹک کراچی

ناشر

مکتبہ عشرہ مبشرہ

عزنی اسٹریٹ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين
ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اجمعين يا ارحم الراحمين اما بعد!

باب اول

مختصر حالات زندگی

نام و نسب

عائشہؓ نام، صدیقہ، اُمّ المؤمنین، بنت الصديق، حمير القاب، اُمّ عبداللہ کنیت (عبداللہ، حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بھانجے یعنی حضرت اسماءؓ کے صاحبزادے کا نام ہے) والد کا نام عبداللہ، کنیت ابو بکرؓ اور صدیق و عتیق لقب تھا، والدہ کا نام زینب تھا اُم رومان کنیت تھی۔ اور قبیلہ غنم بن مالک سے تھیں۔ حضرت عائشہؓ کی اولاد نہ تھی اس لیے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگی کہ اور بیویوں نے اپنی سابق اولادوں کے نام پر اپنی کنیت رکھ لی ہے، میں اپنی کنیت کس کے نام پر رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھانجے عبداللہ کے نام پر۔ چنانچہ اسی دن سے اُمّ عبداللہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی کنیت ٹھہری۔

والد کی طرف سے سلسلہ نسب یوں منقول ہے:

عائشہ بنت عبداللہ ابی بکر صدیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک

والدہ کی جانب سے سلسلہ نسب بائیں الفاظ منقول ہے:

عائشہ بنت اُمّ رومان بنت عامر بن عویمیر بن عبد شمس بن عتاب بن افینہ بن صلیح بن وہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ۔

رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا نسب ساتویں آٹھویں پشت پر جا کر مل جاتا ہے

اور ماں کی جانب سے گیا رہو یں پشت میں کننا نہ پر جا کر ملتا ہے۔

ولادت

مؤرخین کے بقول حضرت ام رومانؓ کا پہلا عقد نکاح عبد اللہ ازدی کے ساتھ ہوا تھا، عبد اللہ ازدی کے انتقال کے بعد ام رومانؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عقد نکاح میں آئی۔ اُن سے عبد الرحمنؓ و حضرت عائشہؓ کی ولادت ہوئی۔ حضرت عائشہؓ کی تاریخ پیدائش سے اکثر عسپ تاریخ خاموش ہیں۔ البتہ بعض مؤرخین نے چار سال بعد از بعثت ماہ شوال کا قول کیا ہے۔

رضاعت

حضرت عائشہؓ کو اکل کی بیوی نے دودھ پلایا تھا، واکل کی کنیت ابوالفقیر عس تھی، واکل کے بھائی املح حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا اور رضاعی بھائی (اذن رسول ﷺ کے ساتھ) کبھی کبھی اُن سے ملنے آیا کرتے تھے۔

حلیہ

حضرت عائشہؓ خوش رُو اور صاحب جمال تھیں، رنگ سرخ و سفید تھا۔

بچپن

مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی بچپن میں کھیل کود کی بہت شوقین تھیں، محلہ کی لڑکیاں اُن کے پاس جمع رہتیں اور وہ اکثر اُن کے ساتھ کھیلا کرتیں۔ لیکن اس لڑکپن اور کھیل کود میں بھی رسول اللہ ﷺ کا ادب ہر وقت ملحوظ رہتا۔ حضرت عائشہؓ کو تمام کھیلوں میں دو کھیل زیادہ مرغوب تھے، گڑیاں کھیلنا اور جھولا جھولنا۔

پیغام نکاح

حضرت خدیجہؓ کی سفر آخرت کے کچھ عرصہ بعد حضرت عثمانؓ بن مظعون مشہور صحابی کی بیوی حاضر خدمت ہوئی اور فرمانے لگیں یا رسول ﷺ آپ ﷺ دوسرا نکاح کر لیں، آپ ﷺ نے

فرمایا: کس سے! خولہؓ نے عرض کیا بیوہ اور کنواری دونوں طرح کی لڑکیاں موجود ہیں جس کو آپ ﷺ پسند فرمائیں اُس کے متعلق گفتگو کی جائے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ کون ہیں؟ خولہؓ نے عرض کیا بیوہ تو سوہہ بنت زمعہ ہیں اور کنواری ابو بکرؓ کی بیٹی عائشہؓ، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُن کی نسبت گفتگو کرو۔ حضرت خولہؓ رسول اللہ ﷺ کی مرضی پا کر پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئیں اور اُن سے تذکرہ کیا، زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ جس طرح سنگے بھائیوں کی اولاد سے نکاح جائز نہیں، عرب اپنے منہ بولے بھائیوں کی اولاد سے بھی شادی نہیں کرتے تھے اس وجہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: خولہ! عائشہؓ تو رسول اللہ ﷺ کی بھتیجی ہے، آپ ﷺ سے اس کا نکاح کیونکر ہو سکتا ہے، حضرت خولہؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی بات کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکرؓ میرے دینی بھائی ہیں اور اس قسم کے بھائیوں سے نکاح جائز ہے حضرت ابو بکرؓ کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے قبول کر لیا۔ الغرض یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ اور بھی کچھ اقوال نقل کئے گئے ہیں۔

نکاح

حضرت عطیہؓ حضرت عائشہؓ کے نکاح کا واقعہ بائیں الفاظ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں، اُن کی مانی آئی اور اُن کو لے گئی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نکاح پڑھا دیا۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ برس تھیں۔ تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں یہ شرف فقط حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حاصل ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی کنواری بیوی تھیں۔

مہر

ابن سعد کی دو روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہر میں حضرت عائشہؓ کو ایک مکان دیا تھا جس کی قیمت پچاس درہم تھی۔ اور ایک روایت جو حضرت عائشہؓ سے خود اس سلسلہ میں مروی ہے فرماتی ہیں کہ اُن کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا یعنی پانچ سو درہم۔ اس روایت کی

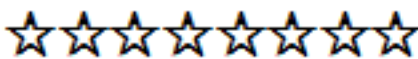
تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو صحیح مسلم میں منقول ہے کہ ازواجِ مطہرات کا مہر عموماً پانچ سو درہم ہوتا تھا۔

ہجرت مدینہ

حضرت عائشہؓ نکاح کے بعد تقریباً تین برس تک مکہ مکرمہ میں رہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ہجرت مدینہ کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت عائشہؓ اپنے بھائی، بہن اسماءؓ اور والدہ کے ہمراہ مدینہ منورہ روانہ ہوئے بالآخر یہ مختصر قافلہ مدینہ منورہ پہنچا رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد نبوی اور اس کے آپس پاس مکانات کی تعمیر میں مشغول تھے۔ مدینہ منورہ میں حضرت عائشہؓ اپنے عزیزوں کے ساتھ بنو حارث بن خزرج کے محلہ میں اتریں اور سات آٹھ مہینے تک یہاں قیام کیا۔ اور شوال 2ھ ہجرت سے 18 ماہ بعد حضرت عائشہؓ کی رخصتی عمل میں آئی۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کہ عمر 9 سال تھی۔ الغرض: ماہ شوال میں عقد نکاح و رخصتی ہوئی۔ بنا بریں حضرت عائشہؓ شوال کے مہینہ میں اس قسم کی تقریبوں کو پسند کرتی تھیں اور فرماتی تھی کہ میری شادی اور رخصتی دونوں شوال میں ہوئیں اور با ایں ہمہ شوہر کے حضور مجھ سے خوش قسمت کون تھی۔

تعلیم و تربیت

اہل علم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی تعلیم و تربیت کا اصلی زمانہ رخصتی کے بعد شروع ہوتا ہے انہوں نے اسی زمانہ میں پڑھنا سیکھا، قرآن کریم دیکھ کر پڑھتی تھی۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ لکھنا نہیں جانتی تھیں۔ احادیث صحیحہ میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے لیے اُن کا غلام ذکوان قرآن لکھتا تھا۔ بعض راویوں نے جو یہ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فلاں کے خط کے جواب میں یوں تحریر فرمایا یہ مجازاً تھا۔ اپنی ساری زندگی حصولِ علم دینی میں صرف کی اس لیے کہ معلم شریعت خود گھر میں تھا اور شب و روز اس کی صحبت میں رہتی تھی۔



حجرہ عائشہ (حضرت عائشہ کا گھر)

محلہ نبی نجار میں مسجد نبوی ﷺ اطراف میں چھوٹے چھوٹے حجرے بنے تھے۔ اُن ہی میں سے ایک حجرہ حضرت عائشہ کا گھر تھا جس کا ایک دروازہ مسجد نبوی ﷺ کی جانب کھلتا تھا رسول اللہ ﷺ اسی دروازہ سے مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لے جاتے اور مختلف قسم کی عبادتِ خداوند کریم میں مشغول رہتے۔ حجرہ کی وسعت چھ ساتھ ہاتھ سے زیادہ تھی، دیواریں مٹی کی تھی اور کھجور کی پتیوں اور ٹہنیوں سے مستف تھا، اوپر سے کھل ڈال دیا گیا تھا تا کہ مکان کا اندرونی حصہ بارش وغیرہ سے محفوظ رہے۔ بلندی اتنی تھی کہ آدمی کھڑا ہوتا تو ہاتھ چھت تک پہنچ جاتا، دروازہ میں ایک پٹ کا کواڑ تھا لیکن وہ عمر بھر کبھی بند نہ ہوا، پردہ کے طور پر ایک کھل پڑا رہتا تھا۔ حجرہ عائشہ سے متصل ایک بالا خانہ تھا جس کو شربہ کہتے تھے۔ گھر کی کل کانات ایک چارپائی، ایک چٹائی، ایک بستر، ایک تکیہ جس میں چھال بھری تھی آنا اور کھجور رکھنے کے ایک دو برتن، پانی کا ایک برتن اور پانی پینے کے ایک پیالہ سے زیادہ نہ تھی۔ گھر (یعنی حجرہ عائشہ) میں کل آدمی دو تھے یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ، کچھ دن کے بعد میرہ نام کی ایک لونڈی نے اس جگہ کو اپنا مسکن بنایا۔

بیوگی

مورخین نے نقل کیا ہے کہ جس وقت حضرت عائشہ اپنی عمر کے اٹھارہ سال مکمل کئے اُس سال امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مرض الوفا میں مبتلا ہوئے آپ ﷺ کی وفات کے متعلق اکثر صحیح حالات حضرت عائشہ صدیقہ ہی کے ذریعہ اس امت تک پہنچے روز بروز مرض کی شدت بڑھتی جاتی تھی، یہاں تک کہ مسجد میں امامت کے لیے بھی آپ ﷺ تشریف نہ لے جاسکے۔ صبح کی نماز میں لوگ آپ ﷺ کی آمد کے منتظر تھے، کئی دفعہ آپ ﷺ نے اُٹھنے کی کوشش کی، لیکن ہر دفعہ غش آگیا، آخر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ابو بکر امامت کریں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے خیال ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر جو شخص کھڑا ہوگا لوگ اس کو منحوس خیال کریں گے اس لیے

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابو بکرؓ بہت رقیق القلب (نرم دل) ہیں، ان سے یہ کام نہ بن آئے گا وہ رو دیں گے، کسی اور کو حکم ہو، لیکن آپ ﷺ نے دوبارہ یہی ارشاد فرمایا، حضرت عائشہؓ نے حضرت حفصہؓ سے کہا کہ تم عرض کرو، انہوں نے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوسفؑ والیاں ہو، کہہ دو کہ ابو بکرؓ امامت کریں۔ چنانچہ انہوں نے امامت کی۔ چند دن مرض الوفا میں رہ کر آپ ﷺ اس دار فانی سے دار باقی کی طرف منتقل ہوئے اور حجرہ عائشہؓ کے ایک گوشہ میں سپرد خاک ہوئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ صاحب جامع ترمذی نے نقل کیا ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی، اُس دن حضرت عائشہؓ کے گھر میں ایک دن کے گزارے کا سامان بھی نہ تھا۔

عہد صدیقی و فاروقی، عثمانؓ، علیؓ و امیر معاویہؓ میں گزرانِ اوقاتِ دنیاوی

عہد صدیقی میں بدستور خیبر کی پیدار سے مقرر غلہ ملتا رہا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں سب کے نقد و وظائف مقرر کر دیئے، دیگر ازواج کو دس ہزار درہم سالانہ ملتا تھا، لیکن حضرت عائشہؓ بارہ ہزار پاتی تھیں جس کی وجہ یہ تھی وہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں (مستدرک)۔ حضرت عائشہؓ نے اس رقم کا اکثر حصہ فقراء اور مساکین کے لیے وقف کیا ہوا تھا۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ و حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں بھی تقریباً گزرانِ اوقاتِ دُنویٰ کا یہ طریقہ رائج رہا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جو حضرت امیر معاویہؓ کے بعد خلیفہ حجاز ہوئے، اور حضرت عائشہؓ کے بھانجے تھے، وہ خالہ کے تمام مصارف کے ذمہ دار بنے، لیکن جس دن بیت المال سے وظیفہ آتا، اُسی دن شام کو گھر میں فاقہ ہوتا۔

جنگِ جمل

شہادتِ عثمانؓ کے وقت حضرت عائشہؓ مکہ مکرمہ ہی میں مقیم تھیں، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے مدینہ منورہ سے جا کر آپؓ کو اس واقعہ سے مطلع فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہما اصلاح کی غرض سے بصرہ گئیں اور وہاں جنگِ جمل (مشہور واقعہ) پیش آیا۔ یہ جنگ اگرچہ اتفاقی طور پر پیش آگئی تھی

مگر پھر بھی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کو اس کا ہمیشہ افسوس رہا۔ ابن سعد میں ہے کہ حضرت عائشہؓ جب یہ آیت پڑھتی تھیں، وقرون فسی بیوتکن،، اے پیغمبر کی بیویو! اپنے گھر میں وقار کے ساتھ بیٹھو۔ تو اس قدر روتی تھیں کہ آنچل تر ہو جاتا تھا۔ (طبقات ابن سعد جزء ثانی)

وصیت

بخاری میں ہے کہ وفات کے وقت حضرت عائشہؓ نے وصیت کی کہ،، مجھے روضہ نبوی ﷺ میں آپ ﷺ کے ساتھ دفن نہ کرنا، بلکہ بیعت میں اور ازواج کے ساتھ دفن کرنا، کیونکہ میں نے آپ ﷺ کے بعد ایک جرم کیا ہے۔

وفات (سفرِ آخرت)

خلافت امیر معاویہؓ کا آخری حصہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زندگی کا آخری زمانہ ہے، مورخین کے بقول اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر سرسٹھ برس تھی۔ 58ھ میں رمضان المبارک کے مہینہ میں بیماری پڑی، چند روز تک علیل رہ کر بالآخر سترہ رمضان المبارک کو نماز وتر کے بعد شب کے وقت وفات پائی، حضرت ابو ہریرہؓ جو ان دنوں مدینہ منورہ کے قائم مقام حاکم تھے، انہوں نے جنازہ کی نماز پڑھائی، جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ لوگوں کا بیان ہے رات کے وقت اتنا مجمع کبھی نہیں دیکھا گیا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ عورتوں کا اژدہام دیکھ کر روز عید کے ہجوم کا دھوکہ ہوتا تھا، قاسم بن محمد ابی بکرؓ، عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکرؓ، عبداللہ بن عقیق، عروہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ، بھتیجیوں اور بھانجیوں نے قبر میں اُتارا اور حسب وصیت جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

متروکات (وراثت)

حضرت عائشہؓ نے اپنے بعد کچھ متروکات چھوڑے جن میں ایک جنگل بھی تھا، یہ اُن کی بہن حضرت اسماءؓ کے حصہ میں آیا۔

باب دوم

فضائل و مناقب

پاک دامنی (برأت عائشہؓ)

غزوہ بنی مصطلق میں کہ ۵ھ کا واقعہ ہے حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں، واقعاً فلک پیش آیا یعنی منافقین نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی مورخین و محدثین نے اس واقعہ کو بالتفصیل نقل کیا ہے (تفصیلی واقعہ کے لیے عتبہ مطولہ کا مطالعہ کیا جائے)، الغرض خود ربّ کائنات نے حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی کا اعلان فرمایا اور فرمایا: ترجمہ: بالکل افتراء ہے۔

محبوبہ محبوب خدا ﷺ

امام بخاری نے بسند صحیح نقل کیا ہے کہ جس وقت حضرت عمرؓ بن العاص جب غزوہ سلاسل سے واپس آئے تو (انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے) دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ دنیا میں سب سے زیادہ کس کو محبوب رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: کہ عائشہؓ کو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مردوں کی نسبت سوال ہے؟ فرمایا: عائشہؓ کے باپ (ابو بکر صدیقؓ) کو۔ اسی طرح مسند عائشہؓ میں مرقوم ہے کہ ایک دفعہ ایک سفر میں حضرت عائشہؓ کی سواری کا اونٹ بدک گیا اور ان کو لے کر ایک طرف کو بھاگا، رسول اللہ ﷺ اس قدر بے قرار ہوئے کہ بے اختیار زبان مبارک سے نکل گیا، وَاغْرَوْ سَنَاهُ بَائِئِ مِيرُؤُلِهِنَّ۔

امتيازات حضرت عائشہ صدیقہؓ

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی کرتی تھیں:

(1) تنہا مجھے یہ شرف نصیب ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے عقد نکاح میں آنے سے پہلے ہی آپ ﷺ کو خواب میں میری صورت دکھائی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ دنیا اور آخرت آپ ﷺ کی زوجہ ہونے والی ہے۔

(2) اور آپ ﷺ کی ازواج میں سے تنہا میں ہی ہوں۔ جس کا آپ ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے کسی دوسرے کے ساتھ یہ تعلق اور رشتہ نہیں ہوا۔

(3) اور تنہا مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ کرم تھا، آپ ﷺ جب میرے ساتھ ایک لحاف میں آرام فرما ہوتے تو آپ ﷺ پر وحی آتی۔ دوسری ازواج میں سے کسی کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی۔

(4) اور یہ کہ میں ہی آپ ﷺ کی ازواج میں سے آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھی اور اس باپ کی بیٹی ہوں جو رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

(5) اور یہ شرف بھی آپ ﷺ کی ازواج میں سے مجھے نصیب ہے کہ میرے والد اور میری والدہ دونوں مہاجر ہیں۔

(6) اور یہ کہ بعض منافقین کی سازش کے نتیجے میں جب مجھ پر ایک گندی تہمت لگائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری برأت کے لیے قرآنی آیات نازل فرمائیں۔ جن کی قیامت تک اہل ایمان تلاوت کرتے رہیں گے۔

اور ان آیات میں مجھے نبی پاک (طیب) کی پاک بیوی (طیبہ) فرمایا گیا نیز اس سلسلہ کی آخری آیت میں، *اولئک لھم مغفرۃ و رزق کریم*، فرما کر میرے لیے مغفرت اور رزق کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

(7) اس سلسلہ میں کبھی اپنی اس خوش نصیبی کا بھی ذکر فرماتیں کہ آپ ﷺ نے زندگی کا آخری پورا ایک ہفتہ میرے ہی گھر میں میرے ساتھ قیام فرمایا اور اور حیاتِ طیبہ کا آخری دن میری باری کا آخری دن تھا۔

(8) اور اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص کرم مجھ پہ یہ ہوا اسی آخری دن میرا آپ دہن آپ ﷺ کے آپ دہن کے ساتھ آپ ﷺ کے شکم مبارک میں گیا۔

(9) اور آخری لحاف میں میں ہی آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی اور جس وقت بحکم خداوندی روح مبارک نے جسدا طہر سے مفارقت اختیار کی اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس میں ہی تھی یا پھر موت کا فرشتہ۔

(10) اور آخری بات یہ کہ میرا گھر قیامت تک کے لیے آپ ﷺ کی آرام گاہ بنا یعنی آپ ﷺ کی تدفین میرے گھر میں ہوئی۔

جن فضائل سے مجھے نوازا گیا وہ بی بی مریم بنت عمران کے علاوہ کسی اور کو نہیں عطا ہوئے۔ (طبرانی کبیر المجمع الزوائد)

نزول حکم حیم کا باعث

صحیح بخاری کتاب التیمم کے تحت یہ واقعہ منقول ہے کہ ایک سفر میں حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں، قافلہ واپس ہو کر مقام ذات الجیش میں پہنچا تو حضرت عائشہؓ کے گلے سے ہار ٹوٹ کر گم ہو گیا حضرت عائشہؓ نے فوراً رسول اللہ ﷺ کو مطلع کو کیا، صبح قریب تھی، چنانچہ آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈال دیا اور ایک آدمی اس کے ڈھونڈنے کو دوڑایا، اتفاق یہ کہ جہاں یہ قافلہ ٹھہرا تھا وہاں دور دور تک پانی کا نام و نشان تک نہ تھا، نماز کا وقت آ گیا، لوگ گھبرائے ہوئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس پہنچ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ان کے زانو پر سر رکھے آرام فرما رہے ہیں، بیٹی کو کہا ہر روز نئی مصیبت سب کے سر لاتی ہو اور غصہ سے ان کے پہلو میں کئی کونچے دیئے، لیکن وہ آپ ﷺ کی تکلیف کے خیال سے ہل بھی نہ سکیں۔ آپ ﷺ صبح کو بیدار ہوئے تو واقعہ معلوم ہوا۔ چنانچہ اس موقع پر سورۃ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی:

وان كنتم مرضیٰ او عسیٰ سفر او جاء احد منكم من الغائط۔۔ الخ (النساء: 7) (ترجمہ) اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا حاجت ضروری سے فارغ ہوئے ہو یا عورتوں سے مقاربت کی ہے اور تم پانی نہیں پاتے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اس سے کچھ منہ اور ہاتھ پر پھیر لو۔ اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ مجاہد بن اسلام کا لشکر جو اس مصیبت (پانی کی عدم دستیابی) میں گرفتار تھا اس ابر رحمت (حکم تیمم) کو دیکھ کر مسرت سے لبریز ہو گیا۔ فرزند ان اسلام اپنی ماں کو ڈعا کیں دینے لگے۔ حضرت اُسید بن حنیفہؓ جو ایک بڑے مرتبہ کے صحابی تھے: خوشی سے بول اُٹھے، اے صدیقؓ کے گھر والو! اسلام میں یہ تمہاری پہلی برکت نہیں

حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی صاحبزادی سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: مجھے معلوم نہ تھا کہ تو اس قدر مبارک ہے تیرے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو کتنی آسانی بخشی۔ اس کے بعد قافلہ کی روانگی کے لیے جب اونٹ اٹھایا گیا تو وہیں اسی کے نیچے ہار پڑا ملا۔

تخیر میں پہل کرنے والی

جس وقت کہتے ہیں (یعنی سورۃ احزاب کی آیت نمبر 20) نازل ہوئی یعنی جو بیوی چاہے فقر و فاقہ کو اختیار کر کے شرفِ صحبت سے ممتاز رہے اور دُنیا کے بجائے آخرت کی نعمت پائے اور جو چاہے کنارہ کش ہو کر دُنیا طلبی کی ہوس پوری کرے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا تو آپ ﷺ سب سے پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں، اس کا جواب اپنے والدین سے مشورہ کر کے دینا، عرض کی، ارشاد فرمائیے، آپ ﷺ نے سورۃ احزاب کی آیتیں (یسالہا المنبی قبل لازواجک ان کنتمن تردن الحیوة الدنیا وزینتھا فتعالین امتعن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتمن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیمما۔ ترجمہ: اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم کو دُنیاوی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی ہوس ہے تو آؤ میں تم کو رخصتی جوڑے دے کر رخصت کر دوں اور اگر خدا اور رسول ﷺ اور آخرت پسند ہے تو اللہ تعالیٰ نے نیک عورتوں کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے) تلاوت فرمائی، (حضرت عائشہؓ) فرمانے لگی یا رسول اللہ ﷺ! میں کس امر میں اپنے والدین سے مشورہ لوں، میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرتی ہوں یہ جواب سن کر آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوئے، حضرت عائشہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میرا جواب دوسری بیویوں پر ظاہر نہ ہو۔ آپ ﷺ نے (جواباً) ارشاد فرمایا: کہ میں معلم بن کر آیا ہوں، جامد بن کر نہیں آیا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم باب الایلاء)

مکثرین روایات میں چھٹا نمبر

مکثرین صحابہؓ میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے چنانچہ محدثین کے بقول آپ رضی اللہ عنہا نقل احادیث چھٹے نمبر پر ہیں۔ آپ کے مرویات کی تعداد 2210 ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا سفرِ آخرت

رسول اللہ ﷺ جب مرض الوفا میں مبتلا ہوئے تو آپ ﷺ اپنی مرض الوفا میں بار بار درو ریافت فرماتے تھے کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگ سمجھ گئے کہ حضرت عائشہؓ باری کا انتظار ہے چنانچہ آپ ﷺ کو لوگ اُن کے حجرے میں لے گئے اور آپ ﷺ تا وفات وہیں مقیم رہے اور وہیں حضرت عائشہؓ کے زانو پر سر رکھے ہوئے وفات پائی۔

مدین نبی ﷺ اور حجرہ عائشہؓ

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے فضائل و مناقب کا سب سے زین باب یہ ہے کہ مرنے کے بعد ان ہی کے حجرہ کو رسول اللہ ﷺ کا مدفن بنا نصیب ہوا۔ اور جسم مبارک اسی حجرہ کے ایک گوشہ میں سپرد خاک ہوئی۔

زوجہ النبی ﷺ ہونے کا شرف

حضرت عائشہؓ کے علاوہ دوسری ازواجِ مطہرات بیوہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے حوالہ عقد میں داخل ہوئی تھیں، اس بناء پر ان میں حضرت عائشہؓ ہی تنہا خاص فیضانِ نبوت سے مستفیض تھیں۔ احادیث میں آیا ہے کہ نکاح سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر آپ ﷺ کے سامنے کوئی چیز پیش کر رہا ہے، پوچھا کیا ہے؟ جواب دیا کہ آپ ﷺ کی بیوی ہے، آپ ﷺ نے کھول کر دیکھا تو حضرت عائشہؓ تھیں۔ (صحیح البخاری، مناقبِ عائشہؓ) اور مستدرک حاکم میں ہے: ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کی بہت زیادہ تعریف فرمائی۔ میں نے عرض

کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اور میں، آپ ﷺ نے فرمایا: اما ترضین ان تکون زوجتی فی الدنیا والآخرۃ (مستدرک / مصنف ابن ابی شیبہ)
 ایک اور روایت میں ہے حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: من ازواجک فی الجنة؟ قال انک منهم اوقال اما انک منهم۔ (طبرانی کبیر / طبقات ابن سعد / مستدرک حاکم) جنت میں آپ ﷺ کی بیویاں کون ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو ان میں سے ایک ہے۔ اور ایک روایت میں ہے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے عائشہؓ! اب موت مجھ پر آسان ہوگی ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جنت میں تو میری بیوی ہوگی۔ (طبرانی)

علم میں بے مثال

جامع ترمذی میں ہے: ما اشکمل علینا اصحاب محمد ﷺ حدیث قط فسالنا عانثۃ الوجودنا عندهما علما۔ ترجمہ: ہم اصحاب محمد ﷺ کو کبھی کوئی مشکل مسئلہ پیش آیا۔ لیکن عائشہؓ کے پاس اس کا علم موجود پایا مسروق تابعی فرماتے ہیں: لقد رأیت مشیخة اصحاب رسول اللہ ﷺ یسئالونہا عن الفرائض (ابن سعد و حاکم) ہم نے شیوخ صحابہؓ کو ان سے مسائل پوچھتے ہوئے دیکھا ہے۔

طبقات ابن سعد میں ہے: یسئلها الاکابر من اصحاب رسول اللہ ﷺ ترجمہ: ان سے بڑے بڑے صحابہؓ آ کر مسائل پوچھتے تھے۔

امام زہری فرماتے ہیں: لو جمع علم عائشۃ الی جمیع ازواج النبی ﷺ و علم جمیع النساء لکان علم عائشۃ افضل۔

قرآن و علم تاریخ و علم الانساب (وغیرہ علوم) سے واقفیت

عروہ فرماتے ہیں: ما رأیت احداً من الناس اعلم بحدیث العرب والنسب

من عائشة (تذکرہ ذہبی، ترجمہ حضرت عائشہؓ) ترجمہ: میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے زیادہ کسی کو عرب کی تاریخ و نسب کا ماہر نہیں پایا۔

ہشام بن عروہ کی روایت ہے: ما راایت احدا من الناس اعلم بالقران ولا بالفريضة ولا بحلال والاحرام ولا بشعر ولا بحدیث العرب ولا المنسب من عائشة (تذکرہ ذہبی) ترجمہ: میں نے قرآن کریم، فرائض، حلال و حرام، شاعری، عرب کی تاریخ و نسب کا حضرت عائشہؓ سے زیادہ واقف کار کسی کو نہیں پایا۔

قوتِ حفظ

مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں سے بیان کیا کہ مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے۔ لوگوں نے اس کا ذکر حضرت عائشہؓ کے سامنے کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: خدا تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے۔ مزید برآں صحیح مسلم میں ہے کہ جب حضرت سعد بن وقاصؓ نے وفات پائی تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے چاہا کہ مسجد میں اُن کا جنازہ آئے تو وہ بھی پڑھیں، لوگوں نے اعتراض کیا، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: لوگ کس قدر جلد بات بھول جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت سہیل بن بیضاء کے جنازہ کی نماز مسجد ہی میں پڑھی تھی۔ اس طرح کئی واقعات محدثین نے نقل فرمائے جو آپ رضی اللہ عنہا کی قوتِ حافظہ کی بے مثال دلیل ہے۔

شاعری میں بے مثال

چونکہ حضرت عائشہؓ کے والد شعر و شاعری اپنے مثال آپ تھے، بنا بریں حضرت عائشہؓ کے شاگرد حضرت عائشہؓ کے متعلق کہا کرتے تھے: کہ ہم کو آپ رضی اللہ عنہا کی شاعری پر تعجب نہیں، اس لیے کہ آپ ابو بکرؓ کی بیٹی ہیں۔ (مسند رک حاکم، ذکر عائشہؓ)

خطابت میں متفرد

احنف بن قیس تابعی بصری فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور اس وقت تک کے تمام خلفاء کی تقریریں سنی ہیں، لیکن حضرت عائشہؓ کے منہ سے جو بات نکلتی تھی، اس میں یہ خوبی اور بلندی ہوتی تھی وہ کسی کے کلام میں نہیں ہوتی تھی۔ (مستدرک حاکم ذکر عائشہؓ)

فصح اللسان خاتون

حضرت عائشہؓ کے شاگرد موسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ: مارایت افصح من عائشہ ترجمہ: میں نے حضرت عائشہؓ سے کسی کو زیادہ فصیح اللسان نہیں دیکھا۔ (مستدرک حاکم ترمذی)

احنف بن قیس تحریر فرماتے ہیں: ما سمعنا من کلام من فم مخلوق افخم ولا احسن من عائشہ (مستدرک حاکم) ترجمہ: میں نے کسی مخلوق کے منہ کی بات سُنیں بیان اور متانت میں حضرت عائشہؓ کے منہ کی بات سے عمدہ اور بہتر نہیں سُنی۔

منقرضت

امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں کتاب السلام کے تحت اور امام ترمذی نے کتاب الدعوات کے تحت نقل کیا ہے: جس وقت رسول اللہ ﷺ کا مرضِ وفات شدت اختیار کر چکا تھا اور رسول اللہ ﷺ اس دارِ فانی سے رخصت ہونے والے تھے حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کے سر ہانے بیٹھی ہوئیں تھیں اور آپ ﷺ سے ٹھیک لگائے ہوئے جلوہ افروز تھے۔ اسی اثناء میں حضرت عائشہؓ کے بھائی حضرت عبدالرحمن مسواک لے کر حجرہ عائشہؓ میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسواک کی طرف دیکھا حضرت عائشہؓ جو مزاجِ نبوت ﷺ سے مکمل طور پر آشنا تھیں آپ رضی اللہ عنہا فوراً سمجھ گئیں کہ آپ ﷺ مسواک چاہتے ہیں۔ لہذا حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی سے مسواک لی۔ اور مسواک کو اپنے دانتوں سے نرم کر کے آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دی آپ ﷺ نے مسواک قبول فرمائی اور تندرست آدمی کی طرح مسواک فرمائی۔ بعد میں حضرت عائشہؓ بخیر یہ طور پر یہ فرمایا کرتی تھیں تمام بیویوں میں مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے آخری وقت میں بھی میرا جھوٹا اپنے منہ مبارک سے لگایا۔

مقام و مرتبہ بزبان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

عن انس ابن مالک قال سمعت رسول الله ﷺ يقول فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام (بخاری و مسلم)
ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسا کہ ٹرید کھانے کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

گیارہ عورتیں اور مقام عائشہ

عن عائشة انها قالت جلس احدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على راس جبل وعرلا سهل فيرتقى ولا سمين فينثقي قالت الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكره عجره وبجرحه قالت الثالثة زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لاحر ولا فخر ولا مخافة ولا سامة قالت الخامسة زوجي ان دخل فهدوان خرج اسد ولا يسال عما عهدت قالت السادسة زوجي ان اكل لف وان شرب اشثف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت السابعة زوجي غيايما او عيايما طباقما كل داء له كداء شخك او فلک او جمع كلا لك قالت الثامنة زوجي الريح ريح زرنب والمس مس ارنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي زوجي مالک ومالک خير من ذلك

لہ اہل کثیرات المبارک قیلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر
ایقن انهن هو الک قالت الحادیة عشرة زوجی ابزرع وما ابزرع
اناس من حلی اذنی وملا من شحم عضدی وبجحتنی فبجحت الی
نفسی وجدنی فی اهل غنیمة بشق فجعلنی فی اهل صہیل واطیط
ودانس ومنق فعندہ اقول لا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتفنج ام
ابی زرع فمما ام ابی زرع عمومہا رداح وبيتها فساح ابن ابی ازرع
فما ابن ابی زرع مضعجہ کمسل شطبة وتشبعہ ذراع الجفرة بنت
ابی زرع فمما بنت ابی زرع طوع ابیہا وطوع امہا وملء کسانہا وغط
جارتہا جاریة ابی زرع فمما جاریة ابی زرع لاتبت حدیثنا تبثیثا
ولاتنقث میرتنا تنقیثا ولاتملا بیتنا تعشیثا قالت خرج ابزرع
والاوطاب تمخض فلقى امرأة معها ولدان لها کالفہدین یلعبان من
تحت خصرها برمانتین فلطملقنی ونکحها فذحکت بعده رجلا
سریا ركب شریا واخذ خطیا وراح علی نعمائریا واعطانی من کل
رانحة زوجها قال کلمی ام زرع ومیری اهلک فلو جمعت کل شیء
اعطانی ما یبلغ اصغر انیة ابی زرع قالت عانثة قال
لسی رسول اللہ ﷺ کنت لک کابی زرع لام زرع۔
ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک دفعہ) گیا رہ عورتیں آپس میں یہ معاہدہ کر کے بیٹھیں کہ
اپنے خاوندوں کا پورا پورا، درست حال بیان کریں، کوئی بات نہ چھپائیں، ان میں سے (1) پہلی
عورت نے کہا کہ میرا خاوندنا کارہ، پتلے دپلے اونٹ کی طرح ہے اور گوشت بھی سخت دشوار پہاڑ کی
چوٹی پہ رکھا ہوا ہو کہ نہ تو پہاڑ کا راستہ آسان ہو کہ جس کی وجہ سے اس پر چڑھنا ممکن ہو اور نہ ہی وہ
گوشت ایسا ہو کہ بڑی وقت اٹھا کر اسے اتارنے کی کوشش کی جائے (2) دوسری عورت نے کہا

میں اپنے خاوند کی کیا خبر بیان کروں مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر میں اس کے عیب ذکر کرنا شروع کر دوں تو کسی عیب کا ذکر نہ چھوڑوں (یعنی ساری ہی عیب بیان کر دوں) اور اگر ذکر کروں تو اس کے ظاہری اور باطنی سارے عیوب ذکر کر ڈالوں (3) تیسری عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند ڈھینگ (یعنی دراز قد والا) اگر میں کسی بات میں بول پڑوں تو مجھے طلاق ہو جائے اور اگر خاموش رہوں تو لنگی رہوں (4) چوتھی عورت نے کہا: میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح ہے، نہ گرم نہ سرد نہ اُسے کسی قسم کا ڈرا اور رنج۔ (5) پانچویں عورت نے کہا: میرا خاوند جب گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہ چیتا بن جاتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر بن جاتا ہے اور گھر میں جو کچھ ہوتا ہے اس بارے میں پوچھ گچھ نہیں کرتا۔ (6) چھٹی عورت نے کہا: میرا خاوند اگر کھانا ہے تو سب ہڑپ کر جاتا ہے اور اگر پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے اور جب لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لیٹ جاتا ہے، میری طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا تا کہ میری پراگندی کا علم ہو (7) ساتویں عورت نے کہا: میرا خاوند ہم بستری سے عاجز، نامرد اور اس قدر بیوقوف ہے کہ وہ بات بھی نہیں کر سکتا۔ دُنیا کی ہر بیماری اس میں سے ہے اور سخت مزاج ایسا کہ میرا سر پھوڑ دے یا میرا جسم زخمی کر دے یا دونوں کر ڈالے (8) آٹھویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند خوشبو میں زعفران کی طرح مہکتا ہے اور چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے۔ (9) نویں عورت کہنے لگی: میرا شوہر بلند شان والا، دراز قد والا، بڑا ہی مہمان نواز، اس کا گھر مجلس اور دارالمشورہ کے قریب ہے۔ (10) دسویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند مالک ہے اور میں مالک کی کیا شان بیان کروں کہ اس کے اونٹ اس قدر زیادہ ہیں کہ جو مکان کے قریب بٹھائے جاتے ہیں، چراگاہ میں کم ہی چرتے ہیں، وہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ ہلاکت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ (11) گیارہویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند ابوزرع ہے۔ ابوزرع کی کیا شان بیان کروں کہ زیوروں سے اُس نے میرے کان جھادیئے اور چہلی سے میرے بازو بھر دیئے اور مجھے ایسا خوش رکھتا ہے کہ خود پسندی میں اپنے آپ کو بھولنے لگی۔ مجھے اُس نے ایک ایسے غریب گھرانے میں پایا تھا کہ جو بڑی مشکل سے

بکریوں پر گزراوقات کرتے تھے اور پھر مجھے اپنے خوشحال گھرانے میں لے آیا کہ جہاں گھوڑے، اونٹ، بھتی باڑی کے نیل اور کسان موجود تھے اور وہ مجھے کسی بات پر نہیں ڈانتا تھا۔ میں دن چڑھے تک سوتی رہتی اور کوئی مجھے جگانہیں سکتا تھا اور کھانے پینے میں اس قدر فراخی کہ خوب سیر ہو کر چھوڑ دیتی۔ ابو زرع کی ماں بھلا اس کی کیا تعریف کرے اس کے بڑے بڑے برتن ہر وقت بھرے کے بھرے رہتے ہیں۔ اس کا گھربڑا کشادہ ہے اور ابو زرع کا بیٹا بھلا اس کے کیا کہنے کہ وہ کبھی ایسا دبلا پتلا چھریے جسم والا کہ اس کے سونے کا حصہ نرم و نازک شاخ یا تلوار کی طرح باریک بکری کے بچے کی ایک دیتی سے اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی۔ ابو زرع کی بیٹی کہ اس کے کیا کہنے کہ وہ اپنی ماں کی تابعدار، باپ کی فرمانبردار، موٹی تازی، سوکن کی جلن تھی۔ ابو زرع کی باندی کا بھی کیا کمال بیان کروں کہ گھر کی بات وہ کبھی باہر جا کر نہیں کہتی تھی۔ کھانے کی چیز میں بغیر کے خرچ نہیں کرتی تھی اور گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہیں ہونے دیتی تھی بلکہ گھر صاف ستھرا رکھتی تھی۔ ایک دن صبح جبکہ دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے۔ ابو زرع گھر سے نکلے، راستے میں ایک عورت پڑی ہوئی ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے کی طرح دو بچے دو اناروں (یعنی اس کے پستانوں) سے کھیل رہے تھے۔ پس وہ عورت اسے کچھ ایسی پسند آگئی کہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کر لیا پھر میں نے بھی ایک شریف سردار سے نکاح کر لیا جو کہ شہسوار ہے اور سپہ سالار ہے، اس نے مجھے بہت سی نعمتوں سے نوازا اور ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا اس نے مجھے دیا اور یہ بھی اس نے کہا کہ اے ام زرع خود بھی کھا اور اپنے میکے میں بھی جو کچھ چاہے بھیج دے لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤوں کو اکٹھا کر لوں تو پھر بھی وہ ابو زرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطا کے برابر نہیں ہو سکتی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سارا قصہ سنا کر) مجھ سے (مخاطب ہو کر) ارشاد فرمایا: (اے عائشہؓ) میں بھی تیرے لیے اسی طرح سے ہوں جس طرح کہ ابو زرع ام زرع کے لیے ہے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی

عن عائشۃ ان الناس كانوا يتحرون بهدايا هم يوم عائشة يبتغون
بذالك مرضاة رسول الله ﷺ ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ لوگ (اصحاب
رسول ﷺ) تحفہ تحائف بھیجنے کے لیے میری (یعنی حضرت عائشہ) باری کا انتظار کرتے تھے
۔ (یعنی آپ ﷺ) کی جس دن میرے ہاں باری ہوتی تھی اس دن صحابہؓ تحفے بھیجا
کرتے تھے اور وہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی چاہتے تھے۔

سلام جبرائیل علیہ السلام

حضرت ام سلیم فرماتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ کے ہاں آئی اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت
کیا، حضرت عائشہ نے کہا گھر میں ہیں اور آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی۔ میں کچھ دیر ٹھہری رہی
پھر رسول اللہ ﷺ کی مبارک آواز سنی (آپ ﷺ) حضرت عائشہ کو کہہ رہے تھے: حضرت
جبرائیل علیہ السلام آپ رضی اللہ عنہما کو سلام کہہ رہے ہیں۔ (مجمع الزوائد، طبرانی کبیر)



باب سوم

مرویاتِ عائشہ صدیقہؓ (یعنی اربعینِ عائشہ رضی اللہ عنہا)

کثرتِ روایت میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کا چھٹا نمبر ہے یعنی حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت جابرؓ، حضرت انسؓ کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نمبر ہے۔ حضرت عائشہؓ کی کل روایتوں کی تعداد دو ہزار دو سو دس (2210) ہے، جن میں سے صحیحین میں دو سو چھیالیس (286) احادیث اُن کے توسط سے داخل ہیں۔ اُن میں سے ایک سو چوبتر احادیث دونوں (یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم) میں مشترک ہیں۔ یہ (54) حدیثیں ایسی ہیں جو صرف صحیح بخاری میں ہیں اور اٹھاون (58) صرف صحیح مسلم میں ہیں۔ باقی احادیث (جو حضرت عائشہؓ کے توسط سے نقل کی گئی ہیں) حدیث کی دوسری کتب میں مذکور ہیں ذیل میں ہم نمونہ اُن میں چالیس احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں:

حدیث نمبر 1: احب الاعمال الی اللہ ادومها وان قلّ (متفق علیہ) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے عملوں میں سے بہت محبوب ہو عمل ہے جس پر بیشکلی کی جائے اگرچہ کم ہو۔

حدیث نمبر 2: من صلی بعد المغرب عشرين رکعة بنی اللہ بیتا فی الجنة (رواہ الترمذی) ترجمہ: جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔

حدیث نمبر 3: لا یزال قوم یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرهم اللہ فی النار (رواہ ابوداؤد) ترجمہ: ہمیشہ رہے گی قوم کی پیچھے ہٹی رہے گی پہلی صف سے یہاں تک کہ پیچھے ڈالے رکھے گا ان کو اللہ دوزخ میں۔

حدیث نمبر 4: لا صلوة بحضرة الطعام ولا هو یدافعه الا خبثان (رواہ مسلم) نماز نہیں ہوتی کھانے کے حاضر ہونے کی صورت میں اور اس حالت میں کہ دفع کریں

اس کو دونوں خبیث۔

حدیث نمبر 5: اذا حدث احدكم في صلواته فليأخذ بمانقه ثم لينصرف (رواه ابو داؤد) ترجمہ: جس وقت نماز میں تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹے پس چاہیے کہ پکڑے گا اپنی پھر پھرے۔

حدیث نمبر 6: لا تقبل صلوة حانض الا بخمار

(رواه ابو داؤد والترمذی) بالغبورت کی نماز اور دھنی کے بغیر نہیں ہوتی۔
حدیث نمبر 7: لعن الملة اليهود والمنصاري اتخذوا قبور انبياء هم مساجد (متفق علیہ) اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

حدیث نمبر 8: عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم وتنف الابط وحلق العانة وانتقا ص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة (رواه مسلم) ترجمہ: دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ لبوں کا کم کرنا۔ ڈاڑھی کا بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی دینا۔ ناخن ترشوانا۔ جوڑوں کی جگہ کا دھونا۔ بغلوں کے بال دور کرنے زیر ناف بال مونڈنے اور کم کرنا پانی کا یعنی استنجاء کرنا۔

حدیث نمبر 9: السواك مطهرة لملفم مرضاة للرب (رواه احمد والدارمی) ترجمہ: مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے۔

حدیث نمبر 10: اذا ذهب احدكم الى الغمانط فليذهب معه بثلاثة احجار يستطيب بهن فانها يجزىء عنه (رواه احمد) جس وقت تم سے کوئی شخص قضاء حاجت کے لیے جائے اپنے ساتھ تین پتھر لے جاوے ان کے ساتھ استنجاء کرے

پس یہ پتھر اس سے کفایت کر جائیں گے۔

حدیث نمبر 11: انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروة لاقامة ذكر الله (ترمذی) ترجمہ: جمروں کو مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مشروع ہے۔

حدیث نمبر 12: ما من يوم أكثر من ان يعتق الله فيه عبدا من النار من يوم عرفه وانه ليدنوا ثم يباهى بهم الملائكة فيقول ما اراد هؤلاء (مسلم) ترجمہ: کوئی دن ایسا نہیں جس دن اللہ تعالیٰ آگ سے بہت زیادہ بندوں کو آزاد کرتا ہو عرفات کے دن سے اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے رُوبرو ان پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 13: ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه (متفق علیہ) ترجمہ: جب بندہ گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

حدیث نمبر 14: قرآءة القرآن في الصلوة افضل من قراءة القرآن في غير الصلوة افضل من التسبيح والتكبير والتسبيح افضل من الصدقة والصدقة افضل من الصوم والصوم اجنة من النار (مشکوٰۃ المصابیح) ترجمہ: قرآن کریم کا نماز میں پڑھنا نماز کے غیر میں پڑھنے سے افضل ہے۔ نماز کے غیر میں قرآن کریم پڑھنا بہت ثواب کا حامل ہے تسبیح و تکبیر سے۔ تسبیح بہت ثواب رکھتی ہے صدقہ دینے سے، اور اللہ تعالیٰ کے لیے دینا بہت ثواب رکھتا ہے روزہ سے اور روزہ دوزخ کی آگ کی ڈھال ہے۔

حدیث نمبر 15: المهاجر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القرآن ويتتبع في وهو عليه شاق له اجران (متفق علیہ) قرآن کریم کا ماہر لکھنے

والے نیک بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو شخص قرآن کریم انگلی کر پڑھتا ہے اور اس پر قرآن کریم کی تلاوت مشکل ہے اس کے لیے دو ثواب ہیں۔

حدیث نمبر 16: تحروا ليلة المقدر في الوتر من العشر الاواخر من رمضان (بخاری) ترجمہ: لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

حدیث نمبر 17: اذا انفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها اجرها بما انفقت ولزوجها اجره بما كسبت وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم اجر بعض شيئا (متفق علیہ) ترجمہ: جس وقت عورت اپنے گھر کے طعام سے خرچ کرتی ہے جبکہ وہ اسراف نہ کرے اس کو ثواب ہوتا ہے جو وہ خرچ کرتی ہے اور اس کے خاوند کو ثواب ہوتا ہے جو وہ کماتا ہے اور خازن کے لیے اس کی مانند ثواب ہے یہ ایک دوسرے کے اجر کو کم نہیں کرتے۔

حدیث نمبر 18: ما خالطت الزكوة مالا قط الا اهلكته (رواہ البخاری فی تاریخہ) ترجمہ: زکوٰۃ کسی مال میں نہیں ملتی مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ (یعنی جن پر زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ نہیں دیتا تو وہ حرام مال حلال کو بھی ہلاک کر دیتا ہے)

حدیث نمبر 19: كسر عظم الميت ككسره حيا (رواہ مالک و ابوداؤد و ابن ماجہ) ترجمہ: مرنے والے کی ہڈی کو توڑنا زندہ کی ہڈی کو توڑنے کی مانند ہے۔

حدیث نمبر 20: ما من ميت تُصلى عليه امة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه (رواہ مسلم) ترجمہ: کوئی میت نہیں جس پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے جو سو تک پہنچیں اس کے لیے سفارش کریں مگر اس کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔

حدیث نمبر 21: اذا كثرت ذنوب العبد ولم يكفن له ما يكفرها من

المعمل ابتلاہ اللہ بما لحزن لیکفرها عنہ (رواہ احمد) ترجمہ: جس وقت کسی بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال اس قدر نہیں ہوتے جس سے ان کو چھاڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اس کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ چھاڑ دے۔

حدیث نمبر 22: ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الي الله من اهرق الدم وانه ليأتي يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع بالارض فطيبوا بها نفساً (رواہ الترمذی وابن ماجہ) ترجمہ: کسی انسان کا قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف خون بہانے سے زیادہ محبوب ہو اور قیامت کے دن آئے گا اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں اور تحقیق خون قبول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے پس اس کے ساتھ نفسوں کو خوش کرو۔

حدیث نمبر 23: لا تسبوا الاموات فمانهم قد افضوا الي ما قدموا (رواہ البخاری) ترجمہ: مُردوں کو بُرا نہ کہو تحقیق وہ پہنچے اس چیز کے ساتھ جو انہوں نے آگے بھیجی۔

حدیث نمبر 24: اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يستغفر فيسب نفسه (متفق علیہ) ترجمہ: جس وقت تم میں سے ایک اونگھا اور وہ نماز پڑھ رہا ہے پس چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ اس سے نیند جاتی رہے۔ اس لیے کہ ایک تمہارا جس وقت نماز پڑھتا ہے اور وہ اونگھ رہا ہے نہیں جانتا کیا کہتا ہے شاید کہ وہ استغفار کرتا ہو پس اپنے نفس پر بددعا کر دے۔

حدیث نمبر 25: اعلمنوا لهذا لنكاح واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف (رواہ الترمذی) تم نکاح کو ظاہر کیا کرو اور مسجدوں میں نکاح کرو اور ان میں دف بجایا کرو۔

حدیث نمبر 26: اِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كَلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ (رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ) ترجمہ: جس وقت تم میں سے کوئی جمرہ عقبیٰ کو نکلمار لے اس پر عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو گئی۔

حدیث نمبر 27: مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ سُنَّ لِعَنَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يَسُنَّ لِعَنَةِ (رواہ ابن ماجہ) ترجمہ: جس شخص نے تقدیر میں کلام کیا اُس سے اُس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور جس نے کلام نہ کیا قیامت کے دن اُس سے نہ پوچھا جائے گا۔

حدیث نمبر 28: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (مشفق علیہ) جس نے نئی بات نکالی ہمارے اس دین میں جو اس میں نہ تھی وہ مردود ہے۔

حدیث نمبر 29: يَحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرَمُ مِنَ الْوِلَادَةِ (رواہ البخاری) دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو جنم سے حرام ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر 30: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ (رواہ الترمذی و الدارمی) ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہتر ہو جس وقت کوئی مر جائے تو اُس کی بُرائیاں شمار کرنا چھوڑ دو۔

حدیث نمبر 31: إِنْ مِنْكُمْ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَالطَّفْهَمَ بِأَهْلِهِ (رواہ الترمذی) ترجمہ: مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جو خلاق میں اچھا ہو اور تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہوں۔

حدیث نمبر 32: مَنْ نَذَرَ أَنْ يَطِيعَ اللَّهَ فَلْيَطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيَهُ (رواہ البخاری) ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذرمانے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔

حدیث نمبر 33: لایحمل دم امری ء مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ الا باحدی ثلاث زنی بعد احصان فانہ یرجم ورجل خرج محارباً للہ ورسولہ فانہ یقتل او یصلب او ینقی من الارض او یقتل نفساً فیقتل بہا (رواہ ابو داؤد) ترجمہ: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں۔ مگر تین باتوں میں کسی ایک بات کے سبب سے شادی کے بعد زنا کرنا اس کو رجم کیا جائے گا ایک وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے نکلا ہے اس کو قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھ لیا جائے گا۔ یا جلا وطن کر دیا جائے گا یا کسی نفس کو قتل کرے اس کے بدلہ میں اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 34: اقیلوا ذوی الہینات غثرانہم الا الحدود (رواہ ابو داؤد) ترجمہ: عزت والوں کی خطائیں سوائے حدود (اللہ) کے معاف کر دو۔ (یعنی حدود اللہ معاف نہیں کی جاسکتیں)۔

حدیث نمبر 35: اللہم من ولی من امر امتی شینما فشق علیہم فما شقق علیہ ومن ولی من امر امتی شینما فرفق بہم فارفق بہ (رواہ مسلم) ترجمہ: اے اللہ! میری امت میں سے جس کو کسی کام پر والی بنا دیا جائے وہ ان پر شفقت کرے تو اس پر شفقت کر اور میری امت میں سے جس کو کسی کام پر والی مقرر کیا گیا وہ ان پر نرمی کرے پس تو اس پر نرمی کر۔

حدیث نمبر 36: لیما تین علی القاضی العدل یوم القیامۃ یتمنی انہ لم یقض بین اثنین فی تمرۃ قط (رواہ احمد) ترجمہ: عادل قاضی قیامت کے

دن آئے گا اور آرزو کرے گا کہ کاش وہ دو شخصوں کے درمیان ایک کھجور کا فیصلہ بھی نہ کرتا۔

حدیث نمبر 37: ان ابغض الرجال الی اللہ الا لآل الخصم (متفق علیہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ترین انسان ناحق جھگڑا کرنے والا ہے۔

حدیث نمبر 38: اذا کمل احدکم فمئسی ان یذکر اللہ علی طعامہ

فلیقبل بسم اللہ اولہ و آخرہ (رواہ الترمذی و ابو داؤد) ترجمہ: جس وقت تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے وہ یہ لفظ کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ۔

حدیث نمبر 39: لایکون لمسلم ان یتہجر مسلما فوق ثلثة فاذا لقیہ

سلم علیہ ثلاث مرات کت ذالک لایرد فقد باء بائمه (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: مسلمان آدمی کے لیے لائق نہیں کہ تین دن سے زیادہ تک اپنے بھائی سے بولنا چھوڑ دے۔ جب ملاقات کرے اس کو سلام کہے تین مرتبہ ہر بار وہ اس کو جواب نہیں دیتا ہے وہ اس کے گناہ سے پھرا۔

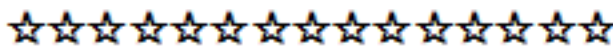
حدیث نمبر 40: من اعطی لمحظہ من الرفق اعطی حظہ من خیر

الدنیا والآخرۃ ومن حرم من الرفق حرم حظہ من خیر الدنیا

والآخرۃ (رواہ فی شرح السنۃ) ترجمہ: جس کو نرمی سے اس کا حصہ دیا گیا اُسے دُنیا اور آخرت کی

بھلائی کا حصہ دیا گیا اور جو شخص کہ اس کو نرمی سے محروم کر دیا گیا دُنیا اور آخرت کی بھلائی سے

محروم کر دیا گیا۔



باب چہارم

حیاتِ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منتخب

100 نصیحت آموز واقعات

واقعہ نمبر 1: خوفِ آخرت

کتب سیر میں منقول ہے: قاسم فرماتے ہیں جب صبح ہوتی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کو سلام کرتا۔ ایک دفعہ میں سلام کرنے کی غرض سے گیا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کھڑی ہو کر تسبیح کر رہی تھیں اور پڑھ رہی تھیں: فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقْنَا عَذَابَ السَّمُومِ - ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور عذاب سے بچایا اُدعا کر رہی تھیں بار بار اس کو دُہرا رہی تھیں میں ٹہر گیا کھڑے کھڑے تھک گیا میں اپنی ایک ضرورت کے تحت بازار گیا واپس آیا تو آپ ابھی کھڑی تھیں نماز بھی پڑھ رہی تھیں رو بھی رہی تھیں۔

واقعہ نمبر 2: قرآن کریم سے خصوصی تعلق

ابی النخعی فرماتے ہیں کہ اُس شخص نے جس نے حضرت عائشہؓ سے سُننا قرآن کریم پڑھ رہی تھیں (قرآن فی بیوتکُن) ترجمہ: اپنے گھروں میں ٹہری رہیں) یہ آیت پڑھ کر اتنا روتیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کا دو پٹہ تر ہو جاتا۔ (منقول از کتب سیر)

واقعہ نمبر 3: زُہدِ عائشہؓ والی رسول ﷺ

حضرت ام المؤمنین کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور اگر چاہتی تو میں رو لیتی تھی اور نہیں پیٹ بھر کے کھانا کھایا محمد ﷺ کے اولاد نے یہاں تک کہ

اس دُنیا سے چلے گئے۔

واقعہ نمبر 4: انفاق فی سبیل اللہ کا شوق

ایک دفعہ ایک سائل نے حضرت عائشہؓ سے کھانا مانگا اور حضرت عائشہؓ کے پاس اُس وقت انگور رکھے ہوئے تھے حضرت عائشہؓ نے کسی سے کہا کہ یہ انگور سائل کو دے دو وہ شخص حضرت عائشہؓ کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگا تو حضرت عائشہؓ نے (سائل سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ (تو) تعجب کرتا ہے ان انگوروں میں کتنے ذرہ مثقال ہوگا۔ یہ فرما کر آپؓ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (الزلزال) ترجمہ: سو جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا (حیاء الصحابہؓ)

واقعہ نمبر 5: ایثار کی منفرد مثال

امام ابخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروقؓ جب اس دُنیا سے رخصت ہونے لگے تو اُس نے اپنے صاحبزادے کو ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت بھیجا کہ ام المؤمنین کو اولاد کو میری طرف سے سلام عرض کرو اور درخواست کرو کہ عمر کی خواہش ہے کہ وہ اپنے (دو) رفیقوں کے پہلو میں دفن ہو،۔ چنانچہ صاحبزادے نے جا کر حضرت عائشہؓ کے سامنے امیر المؤمنین کا پیغام رکھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ اگر چہ وہ جگہ میں نے خود اپنے لیے رکھی تھی لیکن عمرؓ کے لیے خوشی سے ایثار گوارا کرتی ہوں۔ اُن کو میرے حجرے میں رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کی طرف دفن کر دیا جائے۔ اجازت کی اطلاع حضرت عمر فاروقؓ کو ملی آپ رضی اللہ عنہ نے پھر بھی وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ دربار نبوی ﷺ تک لے کر رکھ دینا پھر اجازت طلب کرنا، اگر ام المؤمنین اجازت مرحمت فرمائے تو میرا جنازہ حجرہ (عائشہؓ) کے اندر داخل کر دینا اور مجھے وہیں دفن کر دینا ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دوبارہ اجازت طلب کی گئی اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے دوبارہ اجازت دے دی اور جنازہ اندر لے جا کر آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے

قدیموں کی جانب ذہن کر دیا گیا۔ (منقول از کتب سیر)

واقعہ نمبر 6: فحرفواقه

طبرانی میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ایک رات حضرت ابو بکر صدیقؓ کے گھر والوں نے ہمارے ہاں بکری کی ایک ٹانگ بھیجی۔ میں نے اس ٹانگ کو پکڑا اور رسول اللہ ﷺ نے اُس کے ٹکڑے کئے یا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پکڑا اور میں نے ٹکڑے کئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اے عام المؤمنین! کیا یہ کام چراغ کی روشنی میں ہوا تھا؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اگر ہمارے پاس چراغ جلانے کے لیے تیل ہوتا تو ہم اُسے پی لیتے ہیں۔

واقعہ نمبر 7: دُنیا سے اعراض کرنے والی

امام بیہقی نے نقل کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی اُس نے رسول اللہ ﷺ کا بچھونا دیکھا جو طے کی ہوئی ایک رعبا، تھی وہ دیکھ کر چلی گئی اور پھر میرے پاس ایک ایسا بستر بھیجا جس میں اُون بھرا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے عائشہؓ یہ کیا ہے؟ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک انصاری عورت آئی تھی وہ آپ ﷺ کا بستر دیکھ کر چلی گئی تھی اور پھر اُس نے میرے پاس یہ بچھونا بھیج دیا آپ ﷺ نے یہ سن کر تین بار فرمایا: اس کو واپس کر دو، اس کو واپس کرو، اس کو واپس کر دو۔ مگر مجھے وہ بچھونا اچھا معلوم ہوتا تھا اور میں چاہتی تھی کہ میرے گھر میں رہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ! اس کو واپس کر کر دو۔

واقعہ نمبر 8: پرانے تعلقات کی رعایت کرنا ایمان میں سے ہے

امام بیہقی نے نقل کیا ہے: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بڑھیا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اُس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اُس نے عرض کیا: جشم امہ مزینہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں آج سے تمہارا نام (جشمہ کے بجائے) حُسامہ مزینہ ہے (اُس کے بعد رسول اللہ ﷺ اُن سے مخاطب ہوئے) تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے بعد تم لوگ کیسے رہے؟ اُس نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ! خیریت ہے میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ جب وہ باہر چلی گئی تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس بڑھیا پر بڑی توجہ فرمائی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ! یہ خدیجہؓ کے زمانے میں ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور پرانے تعلقات کی رعایت کرنا ایمان میں سے ہے۔

واقعہ نمبر 9: پناہ گاہِ مظلومین (عذر خاتون)

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے: جس وقت مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا اُس نے مجمع عام میں خلافت کے لیے یزید کا نام پیش کیا۔ حضرت عائشہؓ کے بھائی حضرت عبدالرحمنؓ نے اُٹھ کر اُس کی مخالفت کر دی۔ مروان غضبناک ہوا اور اُن کو گرفتار کروانا چاہا وہ دوڑ کر حضرت عائشہؓ کے گھر میں داخل ہوئے۔ مروان (حاکم مدینہ) اُن کے گھر میں گھسنے کی جرأت نہ کر سکا اور کھسیانا ہو کر بولا: یہی وہ ہے جس کی شان میں یہ آیت ہے: وَالذِّی قَال لِرِوَالِدِیْہِ اِف لَکُمَا مِ الْمُوْمِنِیْنَؓ نے اوٹ کے پیچھے سے فرمایا: ہم لوگوں کی شان میں خدا تعالیٰ نے کوئی آیت نہیں اتاری۔ سوائے اس کے کہ میری برأت فرمائی ہے۔

واقعہ نمبر 10: بدلہ۔۔۔

مشدرک حاکم میں ہے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لکڑی کا ٹکڑا حضرت عائشہؓ کی طرف پھینکا اتفاق سے وہ ٹکڑا حضرت عائشہؓ کے پاؤں پر لگا۔ حضرت عائشہؓ نے چوٹ محسوس کی اور زیر لب مسکراتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا بدلہ لینا جائز ہے؟ رسول اللہ ﷺ فوراً سمجھ گئے کہ حضرت عائشہؓ بدلہ لینا چاہتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں بدلہ لینا جائز ہے مگر اتفاقی حادثہ پر نہیں۔

واقعہ نمبر 11: خوش طبعی

ایک دفعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہاتھ دھو رہی تھیں کہ (اسی اثناء میں) رسول اللہ ﷺ قریب سے گزرے تو حضرت عائشہؓ نے محبت سے رسول اللہ ﷺ پر پانی کا چھینٹا پھینکا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی (جو اباً) فوراً چلو میں پانی بھر کر حضرت عائشہ صدیقہؓ پر پھینکا اور دونوں مسکرانے لگے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیکھ عائشہ! میں نے زیادتی نہیں کی بلکہ بدلہ لیا ہے۔ اور بدلے کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے۔

واقعہ نمبر 12: فرامین نبی ﷺ کی محافظ

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حضرت سیدنا عثمانؓ کو خلیفہ اول سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس اس مال میں سے اپنا حصہ طلب کرنے کے لیے بھیجا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمایا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دیگر ازواج رضی اللہ عنہن کے اس مطالبہ کی تردید کی اور کہا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتیں؟ اور کیا تمہیں علم نہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ: ہمارے مال میں رواشت جاری نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: کہ جب میں نے اُن کو یہ بات بتائی تو وہ اپنے مطالبے سے رُک گئیں۔

واقعہ نمبر 13: جب زمین و آسمان کچھ نہ ہوگا تو لوگ کہاں ہوں گے؟

مسند احمد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَوْمَ تَبْدُلُ الْاَرْضَ غَيْرِ الْاَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ وَبَرَزَ وَاللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
(ابراہیم - ۷) جس دن زمین و آسمان دوسری زمین سے بدل دیئے جائیں گے اور تمام مخلوق

خدائے واحد و قہار کے رو بہ و ہو جائے گی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ آیت پڑھی۔
والارض جميعاً قبضته يوم القيامة والسموات مطويات بيمينه (زمر ۷) تمام زمین اُس کی مُٹھی میں ہوگی اور آسمان اُس کے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔
جب زمین و آسمان کچھ نہ ہوگا تو لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صراط پر۔

واقعہ نمبر 14: سوال و جواب

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ اثنائے وعظ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت میں لوگ
بہہ اُٹھیں گے، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! زن و مرد کیجا ہوں گے تو کیا ایک دوسرے کی طرف
نظریں نہ اُٹھ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ عائشہ! وقت عجب نازک ہوگا یعنی
کسی کو کسی کی خبر نہ ہوگی۔

واقعہ نمبر 15: ناقل احکام شریعت

ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے، تو جواباً آپ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا: حین حطمه الناس (جب لوگوں نے آپ ﷺ کو توڑ دیا یعنی
آپ ﷺ کمزور ہو گئے)۔

واقعہ نمبر 16: شوقِ علم (حبِ نبی ﷺ)

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ آپ شعر کہتی ہیں
تو میں نے مانا کہ آپ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہیں، لیکن آپ کو طب سے یہ واقفیت کیسے ہوئی؟
تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ آخری عمر میں بیمار رہا کرتے تھے، ماٹپائے
عرب آیا کرتے تھے، جو وہ بتاتے تھے میں یاد کر لیتی تھی۔

واقعہ نمبر 17: رب کی ملاقات

جامع ترمذی (کتاب الجنائز) لکھا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ کی

ملاقات پسند کرتا ہے خدا تعالیٰ بھی اُس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اس کی ملاقات کو ناگوار سمجھتا ہے، اس کو بھی اس سے ملنا ناگوار ہوتا ہے۔ (حضرت عائشہؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے موت کو کوئی پسند نہیں کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں، مطلب یہ ہے کہ مومن جب اللہ تعالیٰ کی رحمت، خوشنودی اور جنت کا حال سُنتا ہے تو اُس کا دل خدا تعالیٰ کا مشتاق ہو جاتا ہے، خدا تعالیٰ بھی اُس کے آنے کا مشتاق رہتا ہے اور کافر جب خدا تعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی کے واقعات کو سُنتا ہے تو اُس کو خدا تعالیٰ کے سامنے سے نفرت ہوتی ہے، خدا تعالیٰ بھی اُس سے نفرت رکھتا ہے۔

واقعہ نمبر 18: داعی حق

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ اُن کے پاس تشریف لائے اور معمولی طرح سے جھٹ پٹ وضو کر کے چلے، حضرت عائشہؓ نے فوراً اُن کو کہا۔ عبدالرحمن! وضو اچھی طرح کیا کرو، رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ وضو میں جو عضو نہ بھیگیں گے، اس پر جہنم کی پھٹکا رہو۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 20: اجازت کی منفرد صورت

صحیح مسلم (باب النکاح) میں ہے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! نکاح میں عورت سے اجازت لے لینی چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ عرض کیا کہ وہ شرم سے چپ رہتی ہے، ارشاد فرمایا کہ اُس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

واقعہ نمبر 21: شوہر (یعنی امام الانبیاء ﷺ) کی اطاعت و فرمانبرداری

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا اُن سے ملنے آئے، تو حضرت عائشہؓ نے (ملنے سے) انکار کیا کہ اگر میں نے دودھ پیا ہے تو عورت کا پیا ہے، عورت کے دیور سے مجھ سے کیا تعلق؟ جب آپ ﷺ (گھر) تشریف لائے تو (مذکورہ بالا مسئلہ)

دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارا چچا ہے تم اس کو اندر بلا لو۔

واقعہ نمبر 22: مواقع قیامت سے متعلق سوال جواب

مسند عائشہؓ میں مرقوم ہے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قیامت میں ایک دوسرے کو کوئی یاد بھی کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین مواقع پر یاد کرے گا۔ ایک تو جب اعمال تو لے جا رہے ہوں گے، دوسرے جب اعمال نامے بٹ رہے ہوں گے، تیسرے جب جہنم گرج گرج کر کہہ رہی ہوگی کہ میں تین قسم کے آدمیوں کے لیے مقرر ہوئی ہوں۔

واقعہ نمبر 23: بہترین معلمہ

ایک دفعہ ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں آ کر حاضر ہوئی اور سوال کیا کہ میری ایک بیٹی ذلہن بنی ہے، بیماری سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا بال جوڑ دوں، تو آپ رضی اللہ عنہا نے اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بال جوڑنے والوں اور جوڑوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے (مسند احمد)

واقعہ نمبر 24: سوال عائشہؓ اور جواب نبی ﷺ

مسند عائشہؓ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ! عبد اللہ بن جدعان (مشرک و کافر) جاہلیت میں لوگوں سے مہربانی کے ساتھ پیش آتا تھا، غریبوں کو کھانا کھلاتا تھا، کیا یہ عمل اُس کو کچھ فائدے دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں عائشہؓ! اس نے کسی دن یہ نہیں کہا کہ خدا یا قیامت میں میری خطا معاف کرنا۔

واقعہ نمبر 25: مذہبی واقفیت اور فطری حاضر جوابی

صاحب مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے کہ (زمانہ طفولیت میں) ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ گڑیاں کھیل رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ پہنچ گئے۔ گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا، جس کے دائیں بائیں دو پر لگے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، عائشہؓ! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ گھوڑا ہے۔ آپ

ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کے پرتو نہیں ہوتے؟ انہوں نے بوجہ کہا: کیوں؟ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے پرتو تھے۔ آپ ﷺ اس بے ساختہ پن جواب پر مسکرا دیئے۔ (مشکوٰۃ)

واقعہ نمبر 26: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دوڑنا

سنن ابی داؤد (باب السبق) میں ہے کہ ایک غزوہ میں حضرت عائشہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں، آپ ﷺ نے تمام صحابہؓ کو آگے بڑھ جانے کا حکم دیا۔ اور حضرت عائشہ سے فرمایا: آؤ دوڑیں دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے، حضرت عائشہ ڈبلی پتلی تھیں آگے نکل گئیں، کئی سال بعد اسی قسم کا ایک موقع پھر آیا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اب میں بھاری ہو گئی تھی، اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ آگے نکل گئے، آپ ﷺ نے (حضرت عائشہ سے مخاطب ہو کر) فرمایا: یہ اُس دن کا جواب ہے۔

واقعہ نمبر 27: محبوب رسول خدا ﷺ کے ساتھ محبوب خدا کی باتیں

امام بخاری نے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ کے سر میں درد تھا، رسول اللہ ﷺ کا مرض الموت شروع ہو رہا تھا، آپ ﷺ نے (حضرت عائشہ سے مخاطب ہو کر) فرمایا: کہ اگر تم میرے سامنے مرتیں، تو میں تم کو اپنے ہاتھ سے غسل دیتا اور اپنے ہاتھ سے تمہاری تجھیز و تکفین کرتا، تمہارے لیے دُعا کرتا، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ میری موت مناتے ہیں، اگر ایسا ہو جائے تو آپ اسی حجرے میں نئی بیوی لا کر رکھیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر تبسم فرمایا۔

واقعہ نمبر 28: بددُعا کے بدلے دُعا

منقول ہے کہ ایک مرتبہ کہیں کوئی قیدی گرفتار ہو کر آیا، اور وہ حضرت عائشہ کے حجرے میں بند تھا، یہ ادھر عورتوں سے باتیں کر رہی تھیں، وہ ادھر لوگوں کو غافل پا کر نکل بھاگا، آپ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں قیدی کو نہ پایا، دریافت کیا تو واقعہ معلوم ہوا، غصہ میں فرمایا: تمہارے ہاتھ کٹ جائیں۔ پھر باہر نکل کر صحابہؓ کو خبر کی، وہ قیدی (دوبارہ) گرفتار ہو کر آیا، آپ ﷺ جب اندر (حجرہ عائشہ میں) تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت عائشہ اپنے ہاتھوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی

ہیں، پوچھا عائشہ کیا کرتی ہو؟ عرض کی، دیکھتی ہوں کونسا ہاتھ کئے گا؟ آپ ﷺ متاثر ہوئے اور رُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

واقعہ نمبر 29: اطاعتِ رسول ﷺ (اور سخاوت کی منفرد مثال)

مسند احمد بن حنبل میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی کو ولیمہ کی دعوت کرنی تھی، لیکن گھر میں سامان نہ تھا۔ آپ ﷺ نے (اُس صحابی سے مخاطب ہو کر) فرمایا: جاؤ عائشہ سے جا کر کہو کہ غلہ کی ٹوکریں بھیج دیں، انہوں نے حضرت عائشہ کو آکر پیغام سنایا، اُسی وقت حضرت عائشہ نے پوری ٹوکری اٹھوا دی اور گھر میں شام کے کھانے کو کچھ نہ رہا۔

واقعہ نمبر 30: قولِ رسول ﷺ کے ساتھ تسکینِ عائشہؓ

امام بخاری نے کتاب الجنائز، باب التعمد ذمناً عذاب القبر کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ دو یہودی عورتیں ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں باتوں باتوں میں انہوں نے کہہ دیا کہ: خدا تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔۔۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ کے لیے یہ آواز بالکل نئی تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا اُن کی یہ بات سُن کر چونک پڑیں اور اُن سے فرمایا کہ قبر میں عذاب نہ ہوگا۔ پھر تسکین نہ ہوئی اور جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو اُن سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سچ ہے۔ (چنانچہ قول نبی ﷺ کے ساتھ عذابِ قبر کی قائل ہوئی)۔

واقعہ نمبر 31: حُبِ نبی ﷺ

ایک دفعہ بعض عزیزوں نے واقعہ اُفک میں شرکت کی وجہ سے حضرت حسانؓ کو بُرا بھلا کہا، حضرت عائشہ وہاں موجود تھیں جب آپ رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو فوراً سختی کے ساتھ اُن کو روک دیا کہ حسانؓ کو بُرا نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مشرک شاعروں کو دیا کرتے تھے۔

واقعہ نمبر 32: خواتینِ اسلام کی عدالت

امام نسائی نے کتاب النکاح، باب البکر یزوج ابوہا وہی کارہۃ کے تحت نقل کیا ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک لڑکی حجرہ عائشہؓ میں حاضر ہوئی۔ اُس وقت رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما نہیں تھے۔ اُس عورت نے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ میرا والد (زبردستی) نے میرا نکاح اپنے بھتیجے کیساتھ کر دیا ہے تاکہ میرے ساتھ نکاح کرنے سے اُس کی حیثیت بڑھ جائے اور اُس کا کم رتبہ بلند ہو سکے حالانکہ میں اس نکاح سے ناخوش ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے اس عورت کو بٹھالیا۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سامنے صورتِ حال عرض کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے لڑکی کے باپ کو بلایا اور لڑکی کو اپنا مختار آپ بنا دیا۔ یہ سن کر لڑکی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے باپ نے جو کچھ کیا، میں اب اس کو جائز ٹھہراتی ہوں، میرا مقصد صرف یہ تھا کہ عورتوں کو اپنے حقوق معلوم ہو جائیں۔

واقعہ نمبر 33: تربیتِ اولاد (انصاف) (والدہ کی شفقت)

صاحبِ مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میرے پاس ایک عورت آئی اور اُس نے مجھ سے سوال کیا اس عورت کے ساتھ دو بچیاں بھی تھیں اس وقت حضرت عائشہؓ کے پاس ماسوا ایک کھجور کے کچھ نہ تھا حضرت عائشہؓ نے وہی ایک کھجور اس عورت کو دے دی۔ اُس عورت نے کھجور کے ٹکڑے کیے اور دونوں بچیوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا اور خود کچھ بھی نہ کھایا۔ اس کے بعد جیسے ہی وہ عورت چلی گئی رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ اور حضرت ام المؤمنین عائشہؓ نے آپ ﷺ کو پورا واقعہ سنا دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (مرد ہو یا عورت) لڑکیوں کی دیکھ بھال اور پرورش میں مبتلا کیا گیا اور پھر اُس نے اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ لڑکیاں اس شخص کو آتشِ دوزخ سے بچانے کے لیے اُس کے واسطے آڑ اور رکاوٹ بن جائیں گی۔

واقعہ نمبر 34: دو (2) کے بدلے دو (2)

امام نسائی نے اپنی سنن میں کتاب الزینۃ کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ صدیقہؓ نے سونے کے کنکن پہن لیے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: عائشہؓ! میں

تمہیں اس سے بہتر کنگن نہ بتاؤں تم ان کنگنوں کو اُتار دو اور چاندی کے دو کنگن بنوا کر ان پر زعفران کا رنگ چڑھا دو۔

واقعہ نمبر 35: شوقِ اطاعتِ رسول ﷺ (شوقِ عبادت)

حضرت عائشہؓ ایک دفعہ عرفہ کے دن روزہ سے تھیں، گرمی اس قدر شدید تھی کہ سر پر پانی کے چھینٹے دیئے جا رہے تھے، کسی نے مشورہ دیا کہ روزہ توڑ دیجئے تو (جواباً آپ رضی اللہ عنہا نے اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: کہ جب رسول اللہ ﷺ سے سُن چکی ہوں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے سال بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو میں روزہ کیسے توڑ سکتی ہوں۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 36: شوقِ عبادت

11ھ کو جب رسول اللہ ﷺ ادائیگی حج کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت عائشہؓ بھی ساتھ تھیں، حضرت عائشہؓ نے ادائیگی حج و عمرہ دونوں کی نیت کی تھی، لیکن زمانہ مجبوری کے باعث وہ طواف سے معذور ہو گئیں تو اُن کو اس قدر صدمہ ہوا کہ رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے تسلی دے کر مسئلہ بتایا، پھر اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے ساتھ جا کر باقی فرائض ادا کئے۔ (صحیح البخاری، باب اعتکاف النساء)

واقعہ نمبر 37: اندھیری رات کا ایک واقعہ

کنز العمال میں ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ھصہ بنت رواحہؓ سے ایک سوئی اُدھار لے رکھی تھی۔ میں اس سوئی سے رسول اللہ ﷺ کا کپڑا اسی لیا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اندھیری رات تھیں وہ سوئی میرے ہاتھ سے گر گئی میں نے اُسے بہت تلاش کیا لیکن وہ مجھے کہیں نظر نہ آئی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ بھی گھر تشریف لے آئے تو جو نہی آپ ﷺ گھر کے اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کے نور کی شعاعوں سے پورا گھر منور اور روشن ہو گیا اور مجھے اس روشنی میں سوئی دکھائی دینے لگی چنانچہ میں نے مسکرا کر سوئی اُٹھائی۔

واقعہ نمبر 38: مقاصدِ مساجد میں سے ایک مقصد

امام نسائی نے اپنی سنن میں باب الملعب فی المسجد کے تحت نقل کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہیں اور ان جہشیوں کو دیکھ رہے جو مسجد میں اپنے نیزوں کے ساتھ جنگی فنون کے مظاہرے کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو اپنی چادر مبارک سے ڈھانپا اور آپ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان سے ان جہشیوں کو جنگی فنون کے مظاہرے کرتے ہوئے دیکھتی رہیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی مسلسل کھڑے رہے حتیٰ کہ حضرت عائشہؓ وہی دیکھتے دیکھتے اُکتا گئیں اور واپس لوٹ گئیں۔ (نوٹ: علامہ سندھی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا مقصد ان کا کھیل دیکھنا تھا، نہ کہ اُن کے چہروں کی طرف دیکھنا یا حضرت عائشہؓ اس وقت نابالغ تھیں یا یہ واقعہ مردوں کے چہرے کی طرف دیکھنے کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔)

واقعہ نمبر 39: حق گوئی

امام بخاریؒ نے کتاب الديات اور امام ترمذیؒ نے کتاب الديات میں اور امام مسلمؒ نے کتاب القسامہ میں یہ روایت نقل کی ہے: عمر بن غالبؓ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمار اور اشتہر تینوں ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمار نے سلام عرض کیا: اے امی جان السلام علیک! حضرت عائشہؓ نے (جواباً) فرمایا: السلام علی من اتبع الهدی۔ ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلامتی ہو۔ یہاں تک کہ حضرت عمار نے دو یا تین دفعہ اس سلام کو دہرایا۔ پھر عرض کیا: اگر چہ آپ کو یہ بات بری لگے مگر اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہا (ہماری ماں ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض کیا یہ اشتہر ہیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم وہی ہو جس نے میرے بھانجے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اشتہر نے جواب دیا: جی ہاں میں نے اُن کے قتل کا ارادہ کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو تو کبھی فلاح نہیں پاسکے گا۔ باقی عمار تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث

مبارک سن رکھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: کسی مسلمان کا خون کسی صورت میں حلال نہیں ہے سوائے تین صورتوں کے پہلی صورت کوئی شادی شدہ انسان زنا کا ارتکاب کرے، یا کوئی اسلام کے بعد ارتداد اختیار کر لے، یا کسی کو قتل کرنے کے بدلے میں قصاصاً اس کو قتل کیا جائے۔

واقعہ نمبر 40: رسول اللہ ﷺ کا مرض و وفات اور تصدقِ دنانیر

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرضِ الوفات میں ایک دن مجھے حکم دیا کہ ہمارے گھر میں جو سونے کے دینار رکھے ہوئے انہیں صدقہ کر دو۔ میں آپ ﷺ کے مرض کی شدت کی وجہ سے پریشان تھی اس لیے حکم پر فوری عمل نہ کر سکی۔ جب آپ ﷺ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے ان دیناروں کا کیا کیا؟ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے مرض کی شدت کی وجہ سے مشغول ہو گئی تھی (اس لئے صدقہ نہیں کر سکی) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سونا میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ وہ سات یا نو دینار لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے محمد (ﷺ) کا کیا گمان ہے کہ وہ اپنے رب سے اس حال میں ملے کہ یہ دینار اس کے پاس ہوں۔ لہذا آپ ﷺ نے وہ دینار صدقہ کر دیے۔

واقعہ نمبر 41: قابلِ تعجب معاملہ

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا آنے دو، وہ اپنے خاندان میں براہے۔ جب وہ آکر بیٹھا تو آپ ﷺ نے اُس سے نہایت توجہ اور لطف و محبت سے باتیں فرمائیں۔ حضرت عائشہؓ کو تعجب ہوا، جب وہ اٹھ کر چلا تو (حضرت عائشہؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ تو اس کو اچھا نہیں جانتے تھے، لیکن جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے اس کیساتھ لطف و محبت کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ! بدترین آدمی وہ ہے جس کی بد اخلاقی سے ڈر کر لوگ اُس سے ملنا چھوڑ دیں۔

واقعہ نمبر 42: حق کی ترجمانی

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ایک گھر میں مہمان بن کر آئیں، دیکھا کہ صاحب خانہ کی دو لڑکیاں جو اب جوان ہو چکی تھیں، بے چادر اوڑھے نماز پڑھ رہی ہیں، تاکید کی کہ آئندہ کوئی لڑکی بے چادر اوڑھے نماز نہ پڑھے، رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا ہے۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 43: سوالِ عائشہؓ کا جواب

صحیح البخاری میں (باب القصد والمد اومتہ علی العمل) کے تحت مرقوم ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: اعتدال کے ساتھ کام کرو، لوگوں کو اپنے نزدیک کرو، اور خوشخبری سناؤ کہ لوگوں کا عمل ان کو جنت میں نہ لے جائے گا۔ (بلکہ رحمت الہی وفضل الہی سے لوگ جنت میں داخل ہوں گے)۔ حضرت عائشہؓ کو یہ آخری عجیب معلوم ہوئی، سمجھیں کہ جو لوگ معصوم ہیں وہ تو اس سے مستثنیٰ ہوں گے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو بھی نہیں! فرمایا نہیں لیکن یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھے ڈھانک لے۔

واقعہ نمبر 44: منکرات پر نکیر (خلافِ شرع امر پر نکیر)

حفصہ بنت عبد الرحمن (حضرت عائشہؓ کی بھتیجی) ایک دن نہایت باریک دوپٹہ اوڑھ کر پھوپھی (حضرت عائشہؓ) کے پاس آئیں، دیکھنے کے ساتھ ان کے دوپٹہ کو حفصہ سے چاک کر ڈالا، پھر فرمایا: تم نہیں جانتیں کہ سورہ نور میں خدا تعالیٰ نے کیا احکام نازل فرمائے ہیں، اس کے بعد دوسرا گاڑھے کا دوپٹہ منگوا کر اوڑھ لیا (موطا)

واقعہ نمبر 45: حبِ نبی ﷺ اور حضرت عائشہؓ

امام بخاری نے باب الرفق فی الامر کلہ کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند یہودی آئے اور بجائے السلام علیک کے (تم پر سلامتی ہو) زبان دبا کر (السلام علیک) (تم کو موت آئے) کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کے

جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ (اور تم پر) فرمایا، حضرت عائشہؓ نے یہی تھیں، وہ ضبط نہ کر سکیں، بولیں، عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (تم پر موت اور لعنت) آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ زرمی چاہیے۔ خدا تعالیٰ ہر بات میں زرمی کو پسند کرتا ہے۔

واقعہ نمبر 46: طلبِ علم

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مَنْ حَوَسِبَ عَذَابَ قِيَامَتٍ فِي حَسَابٍ هُوَ، اس پر عذاب ہو گیا، حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے: فَيَسْأَلُ عَمَّا سَبَّ حَسَابًا يَسِيرًا (اشفاق) اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اعمال کی پیشی ہے لیکن جن کے اعمال میں جرح و قدح شروع ہوئی وہ تو برباد ہی ہوا۔

واقعہ نمبر 47: خلافِ شرع امور سے نفرت

ایک دفعہ ایک لڑکی گھنگر و پہن کر حضرت عائشہؓ کے پاس آئی، تو آپ رضی اللہ عنہا نے اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا: کہ پہنا کر میرے پاس نہ لایا کرو۔ اس کے گھنگر و کاٹ ڈالو، ایک عورت نے اُس کا سبب پوچھا تو بولیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: کہ جس گھر میں اور جس قافلہ میں گھنٹنا بچتا ہو، وہاں فرشتے نہیں آتے۔ (موطا)

واقعہ نمبر 48: داعیِ حق

ایک مرتبہ ایک صاحب مسجد نبوی ﷺ میں آئے اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے پاس بیٹھ کر جلدی جلدی اور اُن کو (یعنی حضرت عائشہؓ کو) سنانے کے لیے زور زور سے حدیثیں بیان کرنے لگے، (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نماز میں تھی، اور وہ (احادیث سنانے والا) اُنٹھ کر چلے گئے، اگر مجھ سے ملاقات ہوتی تو میں کہتی کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرف جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے۔

واقعہ نمبر 49: طریق نبی ﷺ کی موافقت (واعی الی طریق النبی ﷺ)

ایک دفعہ ایک عورت کو دیکھا، جس کی چادر میں صلیب کے نقش و نگار بنے تھے، دیکھنے کے ساتھ ڈانٹا کہ یہ چادر اُتار دو رسول اللہ ﷺ ایسے کپڑوں کو دیکھتے تو پھاڑ ڈالتے۔

واقعہ نمبر 50: معاصی سے نفرت

ایک دفعہ شام کی عورتیں زیارت کو آئیں، وہاں (ملکِ شام میں) حمام میں جا کر عورتیں برہنہ غسل کرتی تھیں، تو آپ رضی اللہ عنہا نے کہ تم ہی وہ عورتیں ہو جو جماموں میں جاتی ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو عورت اپنے گھر سے باہر اپنے کپڑے اُتارتی ہے وہ اپنے میں اور خدا میں پردہ دری کرتا ہے۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 51: قناعتِ پسندی

رسول اللہ ﷺ کی سفرِ آخرت کے بعد ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے کھانا طلب کیا پھر فرمایا: میں کبھی سیر ہو کر نہیں کھاتی، کہ مجھے رونا نہ آتا ہو، ان کے ایک شاگرد نے پوچھا کہ یہ کیوں؟ تو (حضرت عائشہؓ نے) فرمایا: مجھے وہ حالت یاد آتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے دُنیا کو چھوڑا تھا، خدا کی قسم! دن میں دو دفعہ کبھی سیر ہو کر آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔ (ترمذی)

واقعہ نمبر 52: مساکین و غرباء کے ساتھ محبت

جامع ترمذی (ابواب الزہد) کے تحت مرقوم ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دُعا مانگی: خداوند! مجھے مسکین زندہ رکھ اور حالتِ مسکینی ہی میں موت دے اور مسکینوں ہی کے ساتھ قیامت میں اُٹھا۔ حضرت عائشہؓ (جو اُس وقت وہاں موجود تھیں اُنہوں) نے عرض کیا کہ یہ کیوں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: مسکین دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے، اے عائشہؓ! کسی مسکین کو نادراد واپس نہ کرنا، گو چھوہارے کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، مسکینوں سے محبت رکھو اور ان کو اپنے پاس جگہ دیا کرو۔

واقعہ نمبر 53: سہرا پا خوبی

حضرت عائشہؓ پر جب منافقین نے الزام لگایا تو انہی دنوں میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینبؓ (زوجہ النبی ﷺ) سے حضرت عائشہؓ کی نسبت دریافت فرمایا تو حضرت زینبؓ نے عرض کیا: ما علمت فیہا الا خیراً (یعنی آپؐ سہرا پا خوبی ہی خوبی ہیں)۔

واقعہ نمبر 54: صلح پسند خاتون

ایک دفعہ حضرت زینبؓ نے حضرت صفیہؓ کو یہودیہ کہہ دیا، اس پر رسول اللہ ﷺ ان سے ناراض ہو گئے اور دو مہینے تک ان سے کلام نہ کیا، آخر وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئیں کہ تم بیچ میں پڑ کر میرا قصور معاف کر دو، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے اس سلیقہ سے گفتگو کی کہ معاملہ رفت و گزشت ہو گیا۔

واقعہ نمبر 55: چور کے لیے بددعا

مسند عائشہؓ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ کسی نے حضرت عائشہؓ کی کوئی چیز چرائی، زنا نہ رسم کے مطابق انہوں نے اس کو بددعا دی، (رسول اللہ ﷺ کی جانب سے) ارشاد ہوا: لا تتسبجسی عنہ یعنی بددعا دے کر اپنا ثواب اور اس کا گناہ کم نہ کرو۔

واقعہ نمبر 56: خاندانِ نبی ﷺ سے خصوصی تعلق

حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ ان کی کوئی بات نالسی نہ تھیں، چنانچہ ایک دفعہ عبد اللہ بن زبیرؓ سے خفا ہو کر ان سے نہ ملنے کی قسم کھا بیٹھی تھیں، لیکن جب رسول اللہ ﷺ کے نہالی لوگوں نے سفارش کی تو انکار کرتے نہ بنا۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 57: ہنسنے پر اظہارِ ناپسندیدگی (خلقِ خدا کی اصلاح کی کوشش)

حج کے موسم میں حضرت عائشہؓ منیٰ میں ایک خیمہ میں تھیں، لوگ ملاقات کو آرہے تھے، چند قریشی نوجوان ہنستے ہوئے آئے، ہنسنے کا سبب معلوم کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ ایک خیمہ کی ڈوری میں

پھنس کر ایسے گرے کہ اُن کی آنکھ ہی چلی جاتی، یا گردن ٹوٹ جاتی، ہم لوگوں کو یہ دیکھ کر بے ساختہ ہنسی آگئی، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ہنسنا نہ چاہیے، کسی مسلمان کو کاٹنا چھ جائے یا اس سے بھی معمولی مصیبت اُس پر آئے تو خدا تعالیٰ اُس کا درجہ بڑھاتا ہے اور اُس کا گناہ معاف فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، باب ثواب المؤمن فیملہ صیب)

واقعہ نمبر 58: حسبِ حیثیت فقراء کی اعانت و نصرت

ایک دفعہ ایک معمولی سا کلب دریا کنارے آیا تو حضرت عائشہؓ نے اُس کو روٹی کا ٹکڑا دے دیا، وہ چل دیا۔ اُس کے بعد ایک اور شخص آیا جو کسی قدر معزز معلوم ہوتا تھا، اُس کو بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر رخصت کیا، لوگوں نے عرض کیا کہ ان دونوں آدمیوں کے ساتھ دو قسم کے برتاؤ کیوں کئے گئے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ لوگوں کے ساتھ اُن کے حسبِ حیثیت برتاؤ کرنا چاہیے۔ (ابوداؤد، کتاب الادب)

واقعہ نمبر 59: مہربان (معاف کرنے کی منفرد مثال)

اسماء الرجال کی کتابوں میں ہے کہ مرض الموت میں حضرت اُمّ حبیبہؓ نے حضرت عائشہؓ کو بلوایا، وہ آئیں تو حضرت اُمّ حبیبہؓ نے کہا، سوکھوں میں کچھ نہ کچھ کھچی ہو ہی جاتا ہے، اگر کچھ ہوا ہو تو خدا تعالیٰ ہم دونوں کو معاف کرے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: خدا تعالیٰ سب معاف اور اس سے تم کو بری کر دے۔ حضرت ام حبیبہؓ نے کہا: تم نے مجھے اس وقت مسرور کیا، خدا تعالیٰ تم کو بھی خوش رکھے۔

واقعہ نمبر 60: ندامت اور کفارہ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے اور حضرت صفیہؓ نے آپ ﷺ کے لیے کھانا پکایا، حضرت صفیہؓ کا کھانا جلد تیار ہو گیا، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں تھے، انہوں نے وہیں ایک لونڈی کے ہاتھ کھانا بچھوا دیا، حضرت عائشہؓ اپنی محبت کو بربادی کی دیکھ کر جھنجھلا اُٹھیں، اور ایک ایسا ہاتھ مارا کہ لونڈی کے ہاتھ سے پیالہ چھوٹ کر گر پڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

آپ ﷺ خاموشی کے ساتھ پیالہ کے ٹکڑوں کو چٹنے لگے، اور خادمہ سے فرمایا کہ تمہاری ماں کو غصہ آگیا۔ چند لمحوں کے بعد حضرت عائشہؓ کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی، عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اس جرم کا کیا کفارہ ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی پیالہ اور ایسا ہی کھانا، چنانچہ نیا پیالہ اُن کو واپس کیا گیا (بخاری، کتاب المظالم و باب الغیرۃ)

واقعہ نمبر 61: عاجزی و انکساری

حضرت عائشہؓ جب مرض الوفا میں مبتلا ہوئی تو حضرت ابن عباسؓ نے عیادت کے لیے آنا چاہا لیکن حضرت عائشہؓ سمجھ چکی تھیں کہ وہ آ کر میری تعریف کریں گے، اس لیے اجازت دینے میں تاہل کیا، لوگوں نے سفارش کی تو منظور کیا، اتفاق یہ کہ حضرت ابن عباسؓ نے آ کر واقعاً تعریف شروع کی، سن کر (حضرت عائشہؓ) بولیں، کاش میں پیدا نہ ہوئی ہوتی۔ (صحیح بخاری و مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 62: سخاوت و فیاضی

حضرت عمروؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اُن کے سامنے پوری ستر ہزار کی رقم خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دی اور دو پیٹہ کا گوشہ جھاڑ دیا۔ (طبقات ابن سعد جز ۱، ۲)

واقعہ نمبر 63: عدم قبول احسان

فتوحات عراق کے مال غنیمت میں موتیوں کی ایک ڈبیہ آئی، عام مسلمانوں کی اجازت سے حضرت عمرؓ نے وہ حضرت عائشہؓ کو بذر بھیجی، حضرت عائشہؓ نے ڈبیہ کھول کر کہا: خدایا! مجھے ابن خطاب کا احسان اٹھانے کے لیے اب زندہ نہ رکھ۔ (مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 64: بہترین انتقام (ذہانت و فطانت)

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیمار ہو گئیں، لوگوں نے عرض کیا کہ کسی نے ٹوکا کیا ہے، چنانچہ حضرت عائشہؓ نے ایک لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ کیا تو نے ٹوکا کیا ہے؟ اُس نے اقرار کیا، پوچھا کیوں بولی تاکہ آپ رضی اللہ عنہا جلدی مرجائیں تو میں جلدی چھوٹوں، آپ رضی اللہ عنہا نے حکم

دیا کہ اس لوٹڈی کو کسی شریر کے ہاتھ بیچ ڈالو، اور اس کی قیمت سے دوسرا غلام خرید کر آزاد کر دو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

واقعہ نمبر 65: سخاوت کی منفرد مثال

ایک دفعہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے، شام ہوتے ہوتے ایک جذبہ بھی پاس نہ رکھا، سب محتاجوں کو دے دلا دیا، اتفاق سے اُس دن روزہ رکھا تھا، لوٹڈی نے عرض کی افطار کے سامان کے لیے کچھ تو رکھنا تھا، فرمایا کہ تم نے یا دولا دیا ہوتا۔ (مسند رک حاکم)

واقعہ نمبر 66: کمالِ احتیاط (تقویٰ)

ایک دفعہ حجرہ عائشہؓ میں ایک سانپ نکلا، حضرت عائشہؓ نے اُس کو مار ڈالا، کسی نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے غلطی کی، ممکن ہے کہ یہ کوئی مسلمان جن ہو، فرمایا اگر یہ مسلمان ہوتا تو امہات المؤمنین کے حجروں میں نہ آتا اُس نے کہا آپ ستر پوشی کی حالت میں تھیں، جب وہ آیا، یہ سُن کر متاثر ہوئیں، اور اُس کے فد یہ میں ایک غلام آزاد کیا۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 67: انفاق فی سبیل اللہ کی منفرد مثال

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ روزہ سے تھیں، گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا، اتنے میں ایک سالک نے آواز دی، لوٹڈی کو حکم دیا کہ وہ ایک روٹی بھی اُس کی نذر کر دو عرض کی کہ شام کو افطار کس چیز سے کیجئے گا، فرمایا یہ تو دے دو، شام ہوئی تو کسی نے بکری کا سالن ہدیہ بھیجا، لوٹڈی سے فرمایا دیکھو یہ تمہاری روٹی سے بہتر چیز خدا تعالیٰ نے بھیج دی۔ (موطا امام مالک، کتاب الجامع باب الترغیب فی الصدقہ)

واقعہ نمبر 68: خوفِ الہی

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے کسی بات پر قسم کھائی تھی، پھر لوگوں کے اصرار پر اُن کو اپنی قسم توڑنی پڑی، اور گو اُس کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کئے، تاہم حضرت عائشہؓ کے دل پر اُن کا اتنا گہرا اثر تھا کہ جب یاد کرتیں تو روتے روتے آنچل تر ہو جاتا۔

واقعہ نمبر 69: رقیق القلمی

ایک دفعہ ایک سالہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے دروازے پر آئی، دو ننھے ننھے بچے اُس کے ساتھ تھے، اس وقت گھر میں کچھ اور نہ تھا، تین کھجوریں اُن کو دلوادیں سالہ نے ایک ایک کھجوران بچوں کو دی اور ایک اپنے منہ ڈال لی، بچوں نے اپنا اپنا حصہ کھا کر حسرت سے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ ماں نے اپنے منہ سے کھجور نکال کر آدھی آدھی دونوں میں بانٹ دی، اور خود نہیں کھائی، ماں کی محبت کا یہ حسرت ناک منظر اور اس کی یہ بے کسی دیکھ کر بے تاب ہو گئیں اور اُن کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے (مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 70: راہِ خدا میں خرچ کرنے کی منفرد مثال

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ابن زبیرؓ نے دو بڑی تھیلیوں میں ایک لاکھ کی رقم بھیجی، انہوں نے ایک طبق میں وہ رقم رکھ کر تقسیم کرنی شروع کر دی (یہاں تک کہ وہ رقم تقسیم کر دی)، اتفاق سے اُس دن حضرت عائشہؓ روزہ سے تھیں، شام ہوئی تو لونڈی سے افطار لانے کو کہا، اُس نے عرض کی یا ام المؤمنین! اس رقم سے ذرا گوشت افطار کے لیے نہیں منگوا سکتی تھیں، فرمایا: اب ملامت نہ کرو تم نے اُس وقت کیوں یا نہیں دلایا۔ (طبقات ابن سعد)

واقعہ نمبر 71: انصاف پسندی

امام مسلمؒ نے کتاب الامارۃ، باب فضیلتہ الامام العادل کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ مصر کے ایک صاحب ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمہارے ملک کے موجودہ حاکم اور والی کا رویہ میدانِ جنگ میں کیسا رہتا ہے؟ جواب میں (اُس صاحب نے) عرض کیا کہ ہم کو اعتراض کے قابل کوئی بات نظر نہیں آتی کسی کا اونٹ مر جاتا ہے تو دوسرا اونٹ دے دیتے ہیں اور خادم نہ رہے تو خادم دے دیتے ہیں خرچ کی ضرورت پڑتی ہے تو خرچ بھی دیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ انہوں نے میرے بھائی محمد بن ابوبکرؓ کے

ساتھ جو بھی بد سلوکی کی ہو، تاہم اُن کی بد سلوکی مجھے تم کو یہ بتانے سے باز نہیں رکھ سکتی کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر کے اندر یہ دُعا فرمائی تھی کہ: اے اللہ! جو میری اُمت کا والی ہو، اگر وہ اُمت پر سختی کرے تو تو بھی اُس کے ساتھ سختی کرنا، اور جو میری اُمت کیساتھ نرمی کا معاملہ کرے تو بھی اُس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا۔

واقعہ نمبر 72: تین باتیں

امام احمد نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے: ابن ابی السائب مشہور تابعی اور مدینہ منورہ کے واعظ تھے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم مجھ سے تین باتوں کا عہد کرو، ورنہ میں بزور تم سے باز پرس کروں گی، عرض کیا یا ام المؤمنین! وہ تین باتیں کیا ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ دُعاؤں میں سجع نہ کرو، کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ ایسا نہیں کرتے تھے۔ ہفتے میں صرف ایک دن وعظ کیا کرو اگر یہ منظور نہ ہو تو دو دن اور اس سے بھی زیادہ چاہو تو تین دن۔ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی کتاب سے اکتانہ دو، ایسا نہ کیا کرو کہ لوگ جہاں بیٹھے ہوں، آکر وہاں بیٹھ جاؤ اور قطع کلام کر کے اپنا وعظ شروع کر دو بلکہ جب اُن کی خواہش ہو اور وہ درخواست کریں تب وعظ کرو۔

واقعہ نمبر 73: مخفی طور پر ناپسندیدہ معاملہ سے اعراض

امام بخاری نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں یوں نقل فرمایا ہے: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اُس وقت دو انصاری لڑکیاں میرے پاس بیٹھ کر وہ اشعار سن رہی تھیں جو انصار نے جنگِ بعاث میں کہے تھے۔ وہ دونوں لڑکیاں کوئی پیشہ ور گانے والیاں نہیں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بستر پر لیٹ کر چہرہ انور دوسری طرف پھیر دیا۔ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی آگئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا کہ یہ شیطانی راگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے۔ (یعنی ایسا بہت ہی نامناسب امر ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: جانے دو۔ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ دوسرے کاموں میں مشغول ہو گئے تو میں نے اُن دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ باہر نکل گئی۔

واقعہ نمبر 74: عاجزی و انکساری

امام بخاریؒ نے نقل فرمایا ہے۔ حضرت کثیر بن عبید قزما تے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ذرا ٹھہرو میں اپنا پھٹا ہوا کپڑا اسی لو پھر تمہاری بات سنتی ہوں۔ میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین! اگر میں باہر جا کر لوگوں کو بتاؤں کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا تو اپنا پھٹا ہوا کپڑا اسی رہی ہیں تو وہ سب آپ رضی اللہ عنہا کے اس پھٹے ہوئے کپڑے کے سینے کو کنجوسی شمار کریں گے۔ حضرت عائشہؓ (نے جواباً مجھے مخاطب ہو کر) فرمایا: تو اپنا کام کر، جو پرانا کپڑا نہیں پہنتا اُسے نیا کپڑا پہننے کا کوئی حق نہیں ہے۔

واقعہ نمبر 75: رسول اللہ ﷺ سے قلبی تعلق

امام بخاریؒ نے کتاب النکاح اور امام مسلمؒ نے کتاب فضائل الصحابہؓ کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے (مخاطب ہو کر) فرمایا: کہ جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو میں تمہاری ناراضگی کو پہچان جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ میری ناراضگی کس طرح پہچان جاتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو بول چال میں یوں کہتی ہو یا رب محمد! (ﷺ) اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو لا ورب ابراہیم! (علیہ السلام) اس وقت رب محمد (ﷺ) نہیں کہتی۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا خیال درست ہے مگر میں ناراضگی کی حالت میں بھی صرف زبان سے آپ ﷺ کا نام چھوڑتی ہوں آپ ﷺ کو دل سے نہیں بھولتی۔

واقعہ نمبر 76: دفاع عائشہؓ

ایک دفعہ حضرت ابو بکر صدیقؓ رسول اللہ ﷺ کے گھر حاضر ہوئے تو دروازے میں سے حضرت عائشہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونچی آواز میں بات کرتے سنا حضرت ابو بکرؓ کو اس بات پر (سخت) غصہ آیا جب اندر داخل ہوئے تو صاحبزادی (حضرت عائشہؓ) سے کہتے ہیں کہ میں بھی

سن رہا ہوں کہ تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اونچا اونچا بول رہی ہو۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ کہہ کر (حضرت عائشہؓ کو) طمانچہ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ فوراً رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو روک دیا۔ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں: دیکھا میں نے تم کو کیسے بچا لیا ورنہ پٹ گئی ہوتیں۔ (مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 77: ذہانت و فطانت

نزولِ حکمِ حجاب سے پہلے کی بات ہے کہ ایک دفعہ ایک بھدی سی اور معمولی شکل و صورت کا ایک جوان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی درخواست کی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہؓ بھی آپ ﷺ کے پاس تشریف رکھتی تھیں۔ اس جوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری دو بیویاں ہیں جو اس سُرخ رنگ والی سے زیادہ خوبصورت ہیں (ان صاحب کا اشارہ حضرت عائشہؓ کی طرف تھا) اگر آپ ﷺ کی مرضی ہو تو میں ان میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں آپ ﷺ اُس سے نکاح کر لیں۔ اس نو مسلم کی پیش کش سن کر حضرت عائشہؓ نے ازراہ مزاح اس نو مسلم سے کہا: بھائی! آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا آپ کی بیویاں زیادہ خوبصورت ہیں؟ وہ جوان بولے: میں ان دونوں سے زیادہ خوبصورت ہوں۔ جب وہ چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہؓ اس نو مسلم جوان کی اس سادگی کے عالم میں کی گئی پیش کش پر کافی دیر تک مسکراتے رہے یہ جوان صحابی رسول رضی اللہ عنہ حضرت غمخاک رضی اللہ عنہ تھے۔ (مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 78: غمِ آخرت (فکرِ آخرت)

حضرت سعید بن مسیبؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب سے آپ ﷺ نے مجھ سے منکر نکیر کی سخت آواز اور قبر کے بھیجنے کا تذکرہ فرمایا ہے اس وقت سے مجھے کسی چیز سے تسلی نہیں ہو رہی اور قبر کا خیال اور فکر مجھے کھائے جا رہا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ! منکر نکیر کی آواز مومنوں کے کانوں کو ایسی

اچھی لگے گی جیسے آنکھوں میں سرمہ اچھا لگتا ہے اور مومنوں کو قبر کا دیو چنا ایسا آرام دہ محسوس ہوگا جیسے شفقت والی ماں سے بیٹا درمصر کی شکایت کرے اور ماں آہستہ آہستہ دبائے لیکن اے عائشہ! اللہ کے معاملہ میں شک کرنے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے۔ جانتی ہو وہ قبر میں کیسے دیو چے جائیں گے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود ہی فرمایا: وہ اس طرح دیو چے جائیں گے جیسے بہت بڑا پتھر انڈے کو کچل دے۔ (المشکوٰۃ المصابیح)

واقعہ نمبر 79: دُعا اور طلبِ دُعا

حیاء الصحابہ میں ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ایسا نام بتا دیا ہے کہ جب اُس کے ذریعے دُعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دُعا قبول فرمالتے ہیں۔ (ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ مجھے وہ دُعا سکھادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! وہ دُعا تیرے لیے مناسب نہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک کونے میں پریشان ہو کر بیٹھ گئی۔ پھر اٹھی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے وہ دُعا سکھادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے مناسب نہیں کہ میں تجھے وہ دُعا سکھاؤں اور تو اُس کے ذریعے (مبادا) دُنیا کی کسی چیز کا سوال کرے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں کھڑی ہو گئی میں نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دُعا مانگی:

اللهم انى ادعوك الله وادعوك الرحمن وادعوك البر الرحيم
 وادعوك باسمائك الحسنى كلها ما علمت منها وما لم اعلم ان
 تغفر لى وترحمنى - ترجمہ: اے اللہ میں تجھ کو اللہ کہہ کر پکارتی ہوں اور تجھ کو رحمن کہہ کر پکارتی
 ہوں اور میں تجھے بھلا اور رحیم کہہ کر پکارتی ہوں اور میں تجھے تیرے تمام اچھے ناموں کے ساتھ
 پکارتی ہوں جو نام میں اُن ناموں میں سے جانتی ہوں اور جن کو میں نہیں جانتی یہ کہ تو میری مغفرت
 فرما اور مجھ پر رحم کر دے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا سن کر مسکرائے۔ پھر

آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! وہ مبارک نام ان ہی ناموں میں سے ہے جن ناموں کیساتھ تم نے دُعا کی ہے۔

واقعہ نمبر 80: رازِ واری ﷺ

تاریخ ابن کثیر میں مرقوم ہے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے قریش سے جہاد کا ارادہ فرمایا۔ لہذا حضرت عائشہؓ سے ارشاد فرمایا کسی جہاد کے سفر پر جانے کی تیاری کریں۔ اور اس بات کو خفیہ رکھیں کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ خود بھی جہاد کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے وہ اس وقت گندم چھان رہیں تھیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اُن سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے تیاری کا حکم فرمایا ہے؟ یہ سُن کر حضرت عائشہؓ خاموش ہو گئیں۔ پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دوبارہ خود ہی پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے جہاد پر روانہ ہونے کا ارادہ فرمایا ہے۔ حضرت عائشہؓ پھر بھی خاموش رہیں پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ شاید اہل نجد سے جنگ کا ارادہ ہو۔ حضرت عائشہؓ پھر بھی خاموش رہیں۔ اور کچھ نہ کہا۔ تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: شاید قریش سے لڑائی کا عزم ہے پھر بھی حضرت عائشہؓ خاموش رہیں۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا کہیں جانے کا ارادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، عرض کیا روم کی طرف جانے کا ارادہ ہے؟ فرمایا: نہیں۔ پھر عرض کیا اہل نجد کی طرف روانگی کا ارادہ ہے فرمایا نہیں۔ پھر دریافت کیا کہ شاید کی سمت جانا ہوگا۔

واقعہ نمبر 81: محبت

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے فرماتی ہیں کہ نکاح کے بعد جب رسول اللہ ﷺ مجھے بیاہ کر گھر لائے تو ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو میرے ساتھ کس قدر محبت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھ کو تم سے اتنی زیادہ اور اس قدر مضبوط اور گہری محبت ہے جس طرح رسی کی گرہ پختہ اور مضبوط ہوتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 82: رسول اللہ ﷺ کی دُعا۔۔۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمادیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ دُعا فرمائی: اے اللہ! عائشہؓ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما اور جو اس نے چھپ کر کئے اور جو اس نے اعلانیہ کئے وہ بھی معاف فرما۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اس دُعا سے بہت زیادہ خوش ہوئی یہاں تک کہ میں خوشی کے مارے لوٹ پوٹ ہونے لگی جس سے میرا سر میری گود میں چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے مخاطب ہو کر) فرمایا: کیا تمہیں میری دُعا سے بہت خوشی ہو رہی ہے؟ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا مجھے آپ ﷺ کی دُعا سے خوشی کیوں نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ دُعا تو میں اپنی اُمت کے لیے ہر نماز میں مانگتا ہوں۔

واقعہ نمبر 83: حُبِ نَبِيِّ ﷺ

امام بخاریؒ نے (باب القرعة بین النساء) کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ ایک سفر میں حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ دونوں آپ ﷺ کے ساتھ تھیں، رات کو بلا ناغہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کی محمل میں تشریف لاتے اور جب تک قافلہ چلا کرنا، باتیں کیا کرتے، ایک دن حضرت حفصہؓ نے کہا لاؤ ہم دونوں اپنا اپنا اونٹ بدل لیں، رات ہوئی تو حسب معمول آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے محمل میں تشریف لائے، دیکھا تو حضرت حفصہؓ تھیں، آپ ﷺ سلام کر کے بیٹھ گئے، حضرت عائشہؓ تشریف آوری کی منتظر تھیں، جب قافلہ نے پڑاؤ ڈالا تو حضرت عائشہؓ سے ضبط نہ ہو سکا، محمل سے اتر پڑیں، دونوں پاؤں گھاس پر رکھ دیئے اور بولیں خداوند! میں ان کو تو کچھ نہیں کہہ سکتی، تو کوئی بچھو یا سانپ بھیج جو مجھ کو اکڑس لے۔

واقعہ نمبر 84: معیتِ نَبِيِّ ﷺ

ایک دفعہ ایک ایرانی پڑوسی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ بھی

ہوں گی اُس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو میں بھی قبول نہیں کرتا، میزبان دوبارہ آیا اور پھر یہی سوال وجواب ہوا اور وہ واپس چلا گیا، تیسری دفعہ پھر آیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا، عائشہؓ کی بھی دعوت ہے عرض کی، جی ہاں۔ اُس کے بعد آپ ﷺ اور حضرت عائشہؓ اُس کے گھر گئے

واقعہ نمبر 85: حُبُّ نَبِيِّ ﷺ (عشقِ رسول ﷺ)

مختلف کتب حدیث میں کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ واقعہ منقول ہے کہ ایک شب کو حضرت عائشہؓ کی آنکھ کھلی تو رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا، شب کا نصف حصہ گزر چکا تھا، ادھر ادھر ڈھونڈا، لیکن محبوب کا جلوہ نظر نہیں آیا، آخر تلاش کرتی ہوئی قبرستان پہنچیں، دیکھا تو آپ ﷺ دعاواستغفار میں مشغول ہیں، اُلٹے پاؤں واپس آئیں اور صبح کو آپ ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں رات کوئی کالی کالی چیز سامنے جاتی معلوم ہوتی تھی وہ تم ہی تھیں۔

واقعہ نمبر 86: مصائب و تکالیف پر صبر

حضرت سے منقول ہے و فرماتی ہیں کہ (میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا) اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پر اُحد کے دن سے بڑھ کر بھی سخت دن آیا ہے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا تیری قوم سے مجھ کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ کے دن پہنچی جب میں نے ابن عبد یلیل بن کلال پر اپنے نفس کو پیش کیا جو میں نے اُس کو دعوت پیش کی اُس نے قبول نہ کی۔ میں نہایت غمگین و پریشان حال جس طرف منہ آیا جا رہا تھا۔ قرنِ معالیٰ میں پہنچ کر مجھے پتہ چلا میں نے اپنا سر اٹھایا ایک اُمر نے مجھ پر سایہ کر لیا میں نے دیکھا ناگہاں اس میں جبرئیل (علیہ السلام) تھے اُنہوں نے مجھ کو آواز دی اور کہا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات اور جو اُنہوں نے جواب دیا ہے سُن لیا ہے آپ ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تاکہ اُن کے متعلق جس طرح چاہیں اس کو حکم دیں مجھ کو پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی مجھ کو سلام کیا پھر کہا اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات سُن لی ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھ کو تیرے رب نے تیری طرف بھیجا ہے اگر تو حکم دے میں دو اُشبہین پہاڑوں کو ان پر ڈھا تک دوں رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ اُن کی پشتوں سے اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو نکالے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ (متفق علیہ)

واقعہ نمبر 87: ایثار

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مقام غابہ میں موجود اپنے کھجور کے درختوں میں سے بیس وسق کھجور انہیں بطور تحفہ دینے کے لیے مخصوص کر لیے تھے۔ لیکن جب حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کو بلا کر فرمایا: بیٹی! بخدا دُنیا میں میرے لیے تم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میرے بعد تمہاری تنگ دستی سے بڑھ کر کسی اور کے لیے کوئی چیز تکلیف دہ ہے۔ میں نے تم کو دینے کے لیے بیس وسق کھجور مخصوص کر لئے تھے، اگر تم نے وہ کھجور اُتر والئے ہیں اور ان کا ذخیرہ کر لیا ہے تو پھر وہ تمہارے ہیں وگرنہ آج کے بعد یہ وراثت کا مال ہے، اور اس کے وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس لیے اس متروکہ مال کو میرے بعد کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا ابا جان! اگر آپ مجھے اس سے بھی زیادہ مال بطور عطیہ دے دیتے تو میں پھر بھی میراث کی تقسیم کی خاطر اس مال سے دست دار ہو جاتی۔ لیکن ابا جان! میری ایک بہن تو اسماءؓ ہوئی دوسری کون سی ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: تمہاری دوسری بہن وہ ہے جو میری بیوی حبیبہ بنت خابہؓ کے رحم میں ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اراہا جارية ترجمہ: میرا خیال ہے کہ بچی پیدا ہوگی۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہوا اور ام کلثوم بنت ابو بکرؓ اس حمل سے پیدا ہوئیں۔ (سنن بیہقی)

واقعہ نمبر 88: غیرتِ عائشہؓ اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے: حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے فرماتی ہیں کہ مجھے ان پر غیرت آئی، پھر آپ ﷺ تشریف اور میری حالت کی دیکھ کر ارشاد فرمایا: کہ اے عائشہؓ! تجھے کیا ہوا ہے؟ تو تم غیرت میں آگئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ مجھے جیسی

عورت آپ ﷺ جیسے عظیم انسان کے بارے میں غیرت کیوں نہ کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا تھا، آپ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میرے ساتھ بھی شیطان ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب نے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ اسلام لے آیا ہے یا میں اس سے محفوظ رہتا ہوں۔

واقعہ نمبر 89: رشکِ عائشہؓ

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کی تعریف شروع کی اور بہت دیر تک تعریف فرماتے رہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے ان پر رشک آیا تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی عورت کا جس کا ہونٹ لال تھا اور جس کو مرے ہوئے ایک زمانہ ہو چکا آپ ﷺ اتنی دیر سے اُس کی تعریف فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ کو تو خدا نے اس سے بہتر بیویاں دی ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا پھر ارشاد فرمایا: یہ میری وہ بیوی تھیں کہ جب لوگوں نے میرا نکار کیا تو وہ ایمان لائی اور جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے تو اس نے میری تصدیق کی اور جب لوگ مجھے اپنی امداد سے محروم کر رہے تھے تو اس نے اپنی دولت سے میری غم خواری کی اور اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا کی جبکہ دوسری بیویوں سے مجھے اولاد سے محروم رکھا۔ (رواہ احمد، بحوالہ سیرت عائشہؓ)

واقعہ نمبر 90: عجیب و غریب

یہود کے ایک مشہور قبیلہ بنو قریظہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ کیا تھا پھر اپنی سرشت کے مطابق اس معاہدے کی خلاف ورزی کر ڈالی اور اس طرح کہ غزوہ خندق میں مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کی۔ پھر غزوہ خندق سے فارغ ہو کر مسلمانوں یہود قبیلہ بنو قریظہ پر حملہ کیا اور تقریباً سارے قبیلے کو گرفتار کر لیا۔ ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی۔ اس عورت کو معلوم

ہو چکا تھا کہ قتل کئے جانے والوں کی فہرست میں اس کا نام بھی شامل ہے لیکن اس کے باوجود اپنے قتل سے چند لمحات قبل ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے ساتھ بڑی بے فکری کے ساتھ باتیں کرتی رہی اور بات بات پر ہنستی رہی۔ اس اثناء میں اس عورت کا نام پکارا گیا اور وہ اٹھ کر قتل گاہ کی طرف جانے لگی۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہاں جاتی ہو؟ کہنے لگی میں نے ایک جرم کیا تھا اُس کی سزا کے لیے قتل گاہ میں جا رہی ہوں۔ چنانچہ وہ قتل گاہ میں گئی اور جرم کی پاداش میں اس کا سر قلم کر دیا گیا۔ بعد میں حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ قتل کے چند لمحے قبل اس عورت کی ہنسی خوشی باتوں پر مجھے آج تک تعجب ہوتا ہے۔ (البدایہ والنہایہ) کشف الباری کتاب المغازی میں لکھا ہے: کہ اس موقع پر عورتوں میں صرف اس عورت کو قصاصاً قتل کیا گیا تھا کیونکہ اس عورت نے چھت سے چکی کا پاٹ گرا کر حضرت خلد بن سید کو شہید کر دیا تھا۔

واقعہ نمبر 91: اطاعتِ رسول ﷺ

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے بڑے شوق سے دروازے پر ایک منقش و مصور پردہ لٹکایا تو جب رسول اللہ ﷺ نے گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو پردہ پر نظر پڑی، پردے پر نگاہ پڑنے کی دیر تھی کہ فوراً آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ناراضگی و اثرات ظاہر ہوئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عائشہؓ ہم گئیں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! قصور معاف مجھ سے کیا خطا سرزد ہو گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جس گھر میں تصویریں ہوں، وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے فوراً پردہ چاک کر ڈالا اور اس کو (دوسرے) صرف میں لے آئیں۔ (رواہ البخاری کتاب اللباس باب التصاویر)

واقعہ نمبر 92: حُبِ نبی ﷺ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہم نے اچانک ایک شور و غل سنا، اور ہمیں بچوں کی آوازیں سنائی دیں۔ پس جب آپ ﷺ نے اٹھ کر دیکھا تو ایک حبشی عورت بچوں کے سامنے عجیب و غریب قسم کے کھیل پیش کر رہی تھی اور ناچ رہی تھی بچے اور لوگ اس کے ارد گرد جمع تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے (مخاطب ہو کر) ارشاد فرمایا: کہ اے عائشہؓ!

ادھر آؤ، اور وہ دیکھو؟ حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے کندھے مبارک پر اپنا رخسار رکھ کر اُس عورت کو دیکھنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: کیا جی بھر گیا ہے؟ کیا جی بھر گیا ہے؟ تو میں آپ ﷺ سے یہی کہتی کہ جی نہیں۔ اور میرا یہ کہنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ مجھے اور دیکھنے کا شوق تھا بلکہ میں تو رسول اللہ ﷺ کے دل میں اپنی محبت اور اپنی مرتبے کا اندازہ لگانا چاہتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں میرا درجہ کتنا ہے؟ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تھک گئے۔ اتنے میں اچانک حضرت عمر فاروقؓ کا وہاں سے گزر ہوا تو اُن کے رُعب و دبدبہ کی وجہ سے لوگوں کا مجمع منتشر ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنوں اور انسانوں کے شیاطین کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ عمرؓ (کے رُعب و دبدبہ کی وجہ سے) (خوفزدہ ہو کر) بھاگ رہے ہیں۔ (ترمذی)

واقعہ نمبر 93: قرآن مجہی

ایک دفعہ ایک صاحب نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا کہ :
 لَا يَكْفُلُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسِعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
 (البقرہ) خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کی تکلیف نہیں دیتا؟ جو کچھ وہ کرے گا اس کا نفع یا نقصان اس کو ملے گا۔ اور ساتھ ہی اس کی ہم معنی آیت بھی پیش کی کہ : مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا
 يُجْزِئْهُ (النساء) جو کوئی بُرائی کریگا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ دراصل سائل کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہ سچ ہے تو مغفرت اور رحمتِ الہی کی شان کہاں ہے اور نجات کی اُمید کیونکر ہے؟ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے جب رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ہے، تم ہی پہلے شخص ہو جس نے اس کو مجھ سے دریافت کیا۔ خدا کا فرمانا سچ ہے لیکن پروردگار اپنے بندے کے چھوٹے چھوٹے گناہ ذرا سی مصیبت اور ابتلاء کے معاوضہ میں بخش دیتا ہے مومن جب بیمار ہوتا ہے یا اس پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ یہاں تک کہ جب کوئی چیز رکھ کر بھول جاتا ہے یا اس کی تلاش میں اس کو پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ پھر یہ حال ہوتا ہے کہ جس طرح سونا آگ سے خالص ہو کر

نکلتا ہے اسی طرح مومن دُنیا سے پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے۔ (ترمذی)

واقعہ نمبر 94: اہل حق کی تعریف و توصیف

حضرت صفیہ بنت شیبہؓ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھی تھیں اور ہم نے قریش کی عورتوں کا تذکرہ کیا اور اُن کے فضائل بیان کئے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: واقعی قریش کی عورتوں کو بڑے فضائل حاصل ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ کی کتاب کی تصدیق کرنے اور اس پر ایمان لانے میں انصار کی عورتوں سے آگے بڑھا ہوا میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ جب سورۃ نور کی یہ آیت (ولیعضربن بخصمرهن علی جیوبہن) نازل ہوئی تو انصار مردوں نے گھر جا کر اپنی عورتوں کو حکم الہی سنایا جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں نازل فرمایا ہے۔ اور صورتحال یہ تھی کہ ہر آدمی اپنی بیوی، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی ہر رشتہ دار عورت کو یہ آیت پڑھ کر سناتا۔ ان میں سے ہر عورت یہ حکم سنتے ہی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آیت پر ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے کے لیے فوراً کھڑی ہو کر منقش چادر لے کر اس میں لپٹ جاتی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز میں یہ سب چادروں میں ایسی لپٹی ہوئی آئیں کہ گویا اُن کے سروں پر کوئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ (رواہ ابو داؤد)

واقعہ نمبر 95: قرآن کریم سے خصوصی تعلق

مستدرک حاکم میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے میں دیر ہو گئی۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس گئی تو آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم کہاں تھیں؟ میں عرض کیا: آپ ﷺ کے ایک صحابی مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔ میں ان کی تلاوت کو سن رہی تھی۔ (یا رسول اللہ ﷺ!) میں نے اس جیسی آواز اور اس جیسی قراءت آپ ﷺ کے کسی اور صحابی سے نہیں سنی۔ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے اُٹھے تو آپ ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ بھی اُٹھ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جا کر کچھ دیر تک ان صحابی کی قراءت سنی پھر حضرت عائشہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ ابو حذیفہؓ کے غلام سالم (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری اُمت میں اس جیسے آدمی بنائے ہیں۔

واقعہ نمبر 96: خوش قسمت و خوش نصیب

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو انصار کے ایک بچے کے جنازے کی طرف بلایا گیا۔ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اس کے لیے خوشحالی ہے جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے کبھی بُرائی نہیں کی اور نہ اُسے پہنچا۔ (آپ ﷺ نے) فرمایا: اس کے سوا کوئی اور بات بھی ہے اے عائشہؓ! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگ پیدا کئے ان کو اس کے پیدا کیا اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور دوزخ کے لیے کتنے لوگ پیدا کئے اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

واقعہ نمبر 97: حضرت فاطمہؓ کا حقوقِ عائشہؓ کا اقرار

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آئیں اُن کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے نہیں چھتی تھی جب آپ ﷺ نے اُسے دیکھا فرمایا: میری بیٹی کے لیے کشادگی ہو۔ پھر اُن کو بٹھایا اور اس کے کان میں چپکے سے بات کی حضرت فاطمہؓ سخت روئیں جب آپ ﷺ نے دوبارہ اُس کے کان میں چپکے سے ایک بات کہی وہ ہنسنے لگیں جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے چپکے سے تیرے کان میں کیا کہا ہے وہ کہنے لگیں میں رسول اللہ ﷺ کے بھید کو ظاہر نہیں کروں گی جب آپ ﷺ فوت ہو گئے میں نے اُسے کہا میں تجھ کو اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تجھ پر میرا ہے مجھے ضرور بتلاؤ کہ وہ کیا بات تھی فرمانے لگیں اب جبکہ آپ ﷺ فوت ہو گئے کوئی بات نہیں ہے پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے جو مجھے کہا تھا وہ یہ تھا کہ (آپ ﷺ نے) فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے میرا خیال ہے میری اجل قریب آچکی ہے تو اللہ سے ڈرا اور صبر کر میں تیرے لیے اچھا پیش رو ہوں میں رُو پڑی جب آپ ﷺ نے میری بے صبری دیکھی دوسری میرے ساتھ سرگوشی کی (اور آپ ﷺ نے) فرمایا: اے فاطمہؓ! تو اس

بات سے راضی نہیں کہ تو چنتی عورتوں کی سردار ہوگی یا (آپ ﷺ نے) فرمایا: مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ کو خبر دی کہ میں اس بیماری میں فوت ہو جاؤں گا میں رُو پڑی پھر میرے کان میں چپکے سے فرمایا تو میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھے ملے گی میں ہنس پڑی۔ (متفق علیہ)

واقعہ نمبر 98: حصول علم کا شوق

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے (فرماتی ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ جب تیز ہوائیں چلتی تو آپ ﷺ فرماتے: اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس کی کہ اس میں ہے اور بھلائی اس چیز کی کہ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی بُرائی سے جو اس میں ہے اور بُرائی اس چیز کی کہ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور جس وقت آسمان پر ابرہ ہوتا آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جانا اور گھر سے باہر نکلتے پھر اندر آتے اور پھر جاتے جس وقت مینہ برستا خوف و اضطراب جانا رہتا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات معلوم کر لی۔ آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہؓ شاید کہ یہ ابرہ اس کی مانند ہے کہ کہا قوم عاد نے اس کے متعلق میں جب دیکھا ابرہ سامنے آیا اُن کی وادیوں کی جانب تو کہا (قوم عاد نے) یہ ابرہ ہم پر برہ سے گا۔

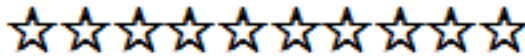
واقعہ نمبر 99: باحیا خاتون

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے (فرماتی ہیں کہ) میں اس گھر میں داخل ہوتی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ مدفون تھے اس حال میں کہ اپنا کپڑا اُتار کر رکھتی تھی اور میں کہتی کہ ایک میرے شوہر (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) اور ایک والد (یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ) ہیں جب اُن کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ دفن کیے گئے اللہ تعالیٰ کی قسم! میں داخل نہیں ہوئی مگر جس وقت اپنے کپڑے باندھے ہوتے حضرت عمر فاروقؓ سے حیا کرتے ہوئے۔ (رواہ احمد)

واقعہ نمبر 100: والد کی خدمت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ابو بکرؓ اور بلالؓ کو بخار ہو گیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا:

اللهم حبيب الينا المدينة كحبنا مكة او أشد وصاحبها وبارك لنا في صاعها ومذاها وانقل حماتها فاجعلها بالجحفة (متفق عليه)



باب ہفتم

سیرت حضرت عائشہؓ سے منتخب

چند اقوالِ عائشہ صدیقہؓ

قول نمبر 1: تکلمہ (سوت کا تنے کا آگہ) عورت کے ہاتھ میں مجاہد فی سبیل اللہ کے ہاتھ میں نیزے سے بہتر ہے۔

قول نمبر 2: رزق کو زمین کے ہر حصے میں تلاش کرو۔

قول نمبر 3: جو چاہے کہ وہ بے انتہا محنت کرنے والے سے آگے نکل جائے تو اس کو گناہوں کی کثرت سے باز رہنا چاہیے۔

قول نمبر 4: آدمی اُس وقت غلطی پر ہوتا ہے جب وہ سمجھے کہ میں اچھا کر رہا ہوں۔

قول نمبر 5: تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی اچھی چیز نہ ملے تو بھی یہ تھوڑے سے گناہوں سے بہتر ہے۔

قول نمبر 6: جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا کام کیا اُس کی تعریف کرنے والے لوگ بھی اس کی برائی کرنے والے بن جائیں گے۔

قول نمبر 7: بیداری تین آدمیوں کے لیے جائز ہے: نماز پڑھنے والا، جس کی شادی ہوئی ہو (یعنی دولہا ڈولہن)، مسافر۔

قول نمبر 8: اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں شریکوں کو شکر پھیلانے سے منع کروں تو میں ایسا ضرور کرتی اور شریکوں کو اپنے عزائم میں کبھی کامیاب نہ ہونے دیتے۔

قول نمبر 9: قاتلوں سے قصاص لے کر اسلام کی حرمت کو قائم رکھو۔

قول نمبر 10: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگلی باغیوں کے تمام عالم سے بہتر ہے۔

قول نمبر 11: قرآن کریم کا فیصلہ تسلیم کرو۔

قول نمبر 12:- قیامت کے دن نیک بیویاں اپنے نیک شوہروں کے ساتھ جنت جائیں گی۔

قول نمبر 13:- جو کوئی لوگوں کی خفگی میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرے گا، اللہ تعالیٰ لوگوں کی محنت سے اُسے بچائے گا۔

قول نمبر 14:- جو کوئی اللہ تعالیٰ کی خفگی میں لوگوں کو راضی کرنا چاہے گا، اسے مولا کریم لوگوں کے سپرد کر دے گا۔

قول نمبر 15:- شرم کے سبب تحصیل علم کو ترک کرنا بہت ہی نامناسب ہے۔

قول نمبر 16: عورتوں نے جو نئی باتیں پیدا کی ہیں، اگر رسول اللہ ﷺ اس زمانہ میں ہوتے اور دیکھتے تو جس طرح یہودی عورتیں مسجدوں میں آنے سے روکی گئی ہیں یہ بھی روک دی جاتیں۔

قول نمبر 17: مردہ کو غسل دینے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

قول نمبر 18: نماز میں عورت کے سامنے آجانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

قول نمبر 19: صبح کی نماز اندھیرے وقت پڑھنی چاہیے۔

قول نمبر 20: عصر میں جلدی کرنا چاہیے۔

قول نمبر 21:- بحالتِ جنابت صبح ہو جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

قول نمبر 22: قربانی کا گوشت تین دن کے بعد بھی کھانا جائز ہے۔

قول نمبر 23: عورت کی میت کے بال نہیں سنوارنے چاہیے۔

قول نمبر 24: افطار میں جلدی کرنا چاہیے۔

قول نمبر 25: حج میں بال منڈوانے کے بعد خوشبو ملنا جائز ہے۔

قول نمبر 26: کوئی حاملہ اگر بیوہ ہو جائے تو اُس کی عدت وضع حمل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

والله اعلم بالصواب... ومفتوفیقی الا بالله العلی العظیم۔ وافوض امری الی اللہ۔ ووصلی

اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین۔

امین۔ یارب العالمین ۷ اگست ۲۰۲۳ء

**Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library**